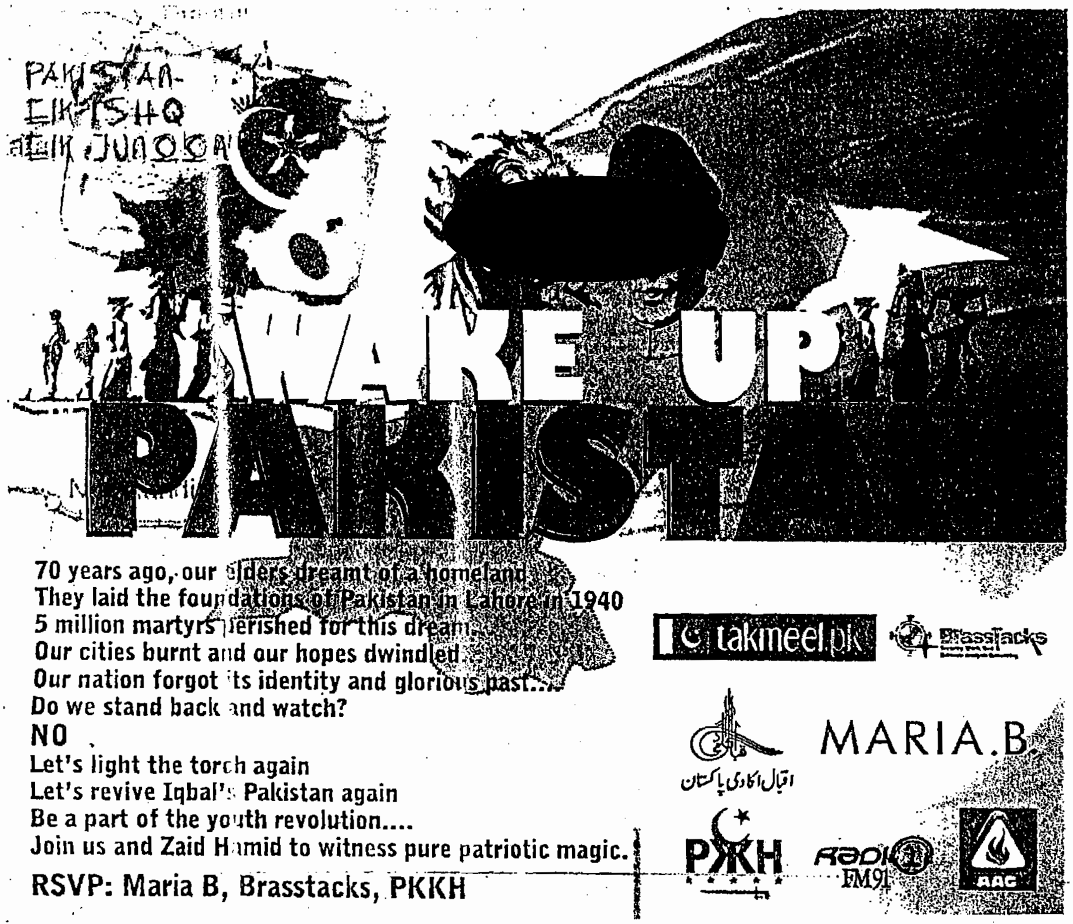


Date : 31st January
Venue: Convention Centre Islamabad.
Time : 2 pm
RSVP : ALI : 0333-5503977

روزنامہ اوصاف اسلام آباد
DAILY AUSAF ISLAMABAD
http://www.dailyausaf.com



اسلام آباد، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قاری عبدالوحید قاسمی اور مفتی مجیب الرحمن پریس کانفرنس کررہے ہیں

ٹی وی اینکر زید زمان یوسف کذاب سے برات کا اعلان کرے

کونشن سنٹر، ٹی وی پروگرام سمیت تعلیمی اداروں میں اسکا داخلہ بند کیا جائے

ہمدردیاں حاصل کرنے کیلئے اسلامی لبادہ اوڑھ رکھا ہے، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

اسلام آباد (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے مطالبہ کیا ہے کہ زید زمان نامی ٹی وی اینکر یوسف کذاب کا خلیفہ ہے زید زمان فوری طور پر یوسف کذاب سے برات کا اعلان کرے ورنہ حکومت 31 جنوری کو کونشن سنٹر میں ہونیوالے اس کے پروگرام پر پابندی لگائے اور اس شخص پر تعلیمی اداروں میں داخلے اور ٹی وی پر پروگرامات کرنے پر پابندی عائد کی جائے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے امیر شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف سیکرٹری جنرل قاری عبدالوحید قاسمی معروف عالم دین مفتی مجیب الرحمن، مولانا شارق احمد

باقی صفحہ 5 بقیہ نمبر 6

بقیہ نمبر 6

مجیب الرحمن

مولانا محمد طیب و دیگر نے یہاں نیشنل پریس کلب میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ مفتی مجیب الرحمن نے کہا کہ بعض لوگ اسلامی لبادے میں اسلام کے خلاف سازشوں میں مصروف عمل ہیں دین سے محبت رکھنے والے سادہ لوح مسلمان ان کی باتوں پر اعتبار کر لیتے ہیں۔ جب تک زید حامد یوسف کذاب پر لعنت نہیں بھیجتا اس وقت تک یہ مسلمانوں اور اسلام کا غدار ہے قاری عبدالوحید قاسمی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ زید حامد یوسف کے قتل کے بعد پس منظر میں چلا گیا بعدازاں یہ اپنے والد کے نام کے دوسرے جز کو ملا کر سامنے آیا اس کے والد کا نام زمان حامد ہے۔ اب یہ زید زمان کی بجائے زید حامد کے نام سے متعارف کرانا شروع کر دیا۔ یوسف کذاب نے اپنی کتابوں آڈیو ویڈیو خطابات میں زید حامد کو اپنا خلیفہ اور نعوذ باللہ صحابی قرار دیا ہے اس کا ریکارڈ لاہور پولیس کے پاس موجود ہے اب یہ شخص یہودیوں اور کافروں کے خلاف تقاریر کر کے مسلمانوں کی ہمدردیاں حاصل کرنے کی کوششوں میں مصروف ہے حکومت اس فتنے کو پھیلنے سے قبل روکے۔





70 years ago, our elders dreamt of a homeland
They laid the foundations of Pakistan in Lahore in 1940
5 million martyrs perished for this dream...
Our cities burnt and our hopes dwindled...
Our nation forgot its identity and glorious past....
Do we stand back and watch?
NO
Let's light the torch again
Let's revive Iqbal's Pakistan again
Be a part of the youth revolution....
Join us and Zaid Hamid to witness pure patriotic magic.

RSVP: Maria B, Brasstacks, PKKH

31/1/2010

RSVP: Maira, Brasstacks, PKKH

Date : 31st January
Venue: Convention Centre Islamabad.
Time : 2 pm
RSVP : ALI : 0333-5503977

روزنامہ اوصاف اسلام آباد
اعلیٰ صحافتی اوصاف کا علمبردار
E-mail:ausaf@dsl.net.pk
http://www.dailyausaf.com
DAILY AUSAF ISLAMABAD
جمعرات 25 فروری 2010ء، 10 ربیع الاول 1431ھ

اسلامی یونیورسٹی میں طلبہ کے شدید احتجاج پر زید حامد تقریر ادھوری چھوڑنے پر مجبور ہو گئے

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی میں منعقدہ تقریب میں طلبہ کے شدید احتجاج اور نعرے بازی نے زید حامد کو تقریر ادھوری چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ انٹرنیشنل یونیورسٹی کے بلاک اے میں منعقدہ تقریب میں ٹی وی اینکر پرسن زید حامد جیسے ہی سٹیج پر تقریر کیلئے آئے، ہال میں موجودہ (باقی صفحہ 7 نمبر 46)

ساتھ اپنے مبینہ حق کی وضاحت کریں تاہم زید حامد نے بیت ولعل سے کام لیا اور احتجاج کرنے والے طلباء کو تسلی بخش جواب نہ دے سکے، طلباء نے زید حامد کی طرف سے ختم نبوت کے حوالے سے اپنا عقیدہ واضح کرنے تک احتجاج اور نعرے بازی ختم نہ کرنے کا اعلان کر دیا جس کے باعث زید حامد کو مجبوراً اپنی تقریر ادھوری چھوڑ کر ہال سے جانا پڑا۔ طلباء نے اعلان کیا کہ زید حامد اپنا عقیدہ واضح کریں ورنہ انہیں آیندہ کسی بھی یونیورسٹی میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔

اسلامی یونیورسٹی میں زید حامد کی تقریر، طلباء کا احتجاج، نعرے بازی

طلباء دو گروپوں میں تقسیم، زید حامد سے یوسف کذاب کے خلیفہ ہونے کی وضاحت طلب

کچھ لوگ قائداعظم کیخلاف تھے وہی لوگ آج میرے مخالف ہیں، زید حامد کے ریمارکس

تقریر کئے بغیر چلے گئے، عقائد سامنے لانے تک یونیورسٹی نہیں آنے دینگے، طلباء

اسلام آباد (نامہ نگار) بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کی تقریب کے دوران طلباء کا شدید احتجاج، زید حامد تقریر ادھوری چھوڑ کر چلا گیا، تفصیلات کے مطابق بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کے ہال میں دوران تقریب اس وقت صورتحال کشیدہ ہوگئی جب اینکر پرسن زید حامد تقریر کرنے کے لیے سٹیج پر آئے، زید حامد کے آتے ہی حال میں موجود طلباء کھڑے ہو گئے، انہوں نے مطالبہ کیا کہ زید حامد پہلے اپنا عقیدہ واضح کرے اور خاص کر یوسف کذاب کے خلیفہ ہونے کے متعلق وضاحت کریں جس کے جواب میں زید حامد نے کہا کہ کچھ لوگ قائداعظم کے بھی خلاف تھے۔ وہی لوگ آج میرے بھی مخالف ہیں اس پر ہال میں موجود طلباء کے دو گروپ بن گئے، کشیدہ صورتحال کو دیکھتے ہوئے زید حامد تقریر چھوڑ کر چلے گئے، اس موقع پر طلباء نے زید حامد کے خلاف سخت نعرے بازی کی اور کہا کہ جب تک زید حامد اپنے عقائد سامنے نہیں لاتا اس وقت تک یونیورسٹی میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔

زید حامد سے سوال   پر چیلوں نے مارنا شروع کر دیا، طالب علم

40 سے 50 غنڈوں نے لاتوں اور گھونسوں سے مار مار کر شدید زخمی کر دیا

زید حامد . . . سے معاملہ اٹھانے پر قتل کی دھمکیاں دے رہا ہے

یوسف کذاب کے پیروکار پر یونیورسٹیوں میں خطاب پر پابندی لگائی جائے، حکومت سے مطالبہ

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) زید حامد کے کارندوں کے تشدد کا شکار آزاد کشمیر کے علاقہ راولاکوٹ سے تعلق رکھنے والے مقامی کالج کے طالب علم محمد عمران زریق نے بتایا کہ ہفتہ کے روز اسلام آباد کے نواحی علاقہ میں منعقد تکمیل پاکستان پروگرام کے دوران زید حامد سے سوال کرنا چاہتا تھا کہ ان کے چیلوں جن (باقی صفحہ 7 نمبر 30)

اسلام
پیر 28 ربیع الاول 1431ھ مطابق 15 مارچ 2010ء

اسلام آباد: زید حامد کے پروگرام میں سوال کرنے والے طالب علم پر تشدد

مقامی ہوٹل میں منعقد پروگرام کے دوران طالب علم عمران کے سوال پر زید حامد کے حامی مشتعل ہو گئے

دیگر طلبہ کو بھی زدوکوب کیا گیا، متاثرہ افراد نے تھانہ شہزاد ٹاؤن میں رپورٹ درج کرادی

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) مقامی ہوٹل میں زید حامد کے پروگرام میں سوال کرنے والے طلبہ سے بداخلاقی، تشدد کے بعد یونیورسٹی کے متاثرہ طلبہ نے تھانہ شہزاد ٹاؤن میں رپورٹ درج کرادی۔ گزشتہ روز مقامی ہوٹل میں یوسف کذاب کے خلیفہ کی حیثیت سے شہرت رکھنے والے زیدزمان (زید حامد) کے ایک پروگرام کے دوران سامعین میں موجود یونیورسٹی کے طالب علم عمران نے جب سوال کرنے کی کوشش کی تو بدمزگی (باقی صفحہ 7 نمبر 27)

روزنامہ اسلام

بقیہ نمبر 27

پیدا ہوگئی جس پر زید حامد کے آدمیوں نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو شدید زدوکوب کیا، واقعے کے بعد متاثرہ طالب علم اور اس کے ساتھیوں نے تھانہ شہزاد ٹاؤن میں رپورٹ درج کرادی۔ قبل ازیں بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اور فیصل مسجد میں اس کے طے شدہ پروگرام مجلس تحفظ ختم نبوت، علماء کرام اور طلبہ تنظیموں کے مطالبے اور دباؤ پر منسوخ کر دیے گئے تھے۔

زید حامد کو فیصل مسجد آڈیٹوریم میں خطاب نہیں کرنے دینگے

زید حامد غلط عقائد و نظریات کا پرچار کررہا ہے' محمد علی' عبدالوہاب

اسلام آباد (نامہ نگار) طلباء تنظیموں کے نمائندوں نے دھمکی دی ہے کہ فیصل مسجد آڈیٹوریم میں آج چار مارچ کو زید حامد نامی ٹی وی اینکر پرسن کو خطاب نہیں کرنے دیں گے۔ حکومت زید حامد کو گرفتار کرے۔ طلباء تنظیموں کے نمائندوں محمد علی' عبدالوہاب' خلیل الرحمٰن' نعیم الحق' انعام الرحمٰن و دیگر نے ایک بیان میں کہا ہے کہ زید حامد نامی شخص اپنے غلط عقائد ونظریات کا پرچار کررہا ہے اور تعلیمی اداروں میں ایک مخصوص ایجنڈے پر عمل کرتے ہوئے ٹارگٹ کررہا ہے۔ حکومت زید حامد کو فی الفور روکے اور جب تک زید حامد یوسف کذاب کے متعلق اپنے نظریات واضح نہیں کرتا اس وقت تک ہم اس شخص کو کسی بھی تعلیمی ادارے میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔

DAILY AUSAF ISLAMABAD
جمعرات 4 مارچ 2010، 17 ربیع الاول 1431ھ

فیصل مسجد آڈیٹوریم میں ہونے والا پروگرام ملتوی

اسلام آباد (نامہ نگار) طلباء کے احتجاج کے پیش نظر فیصل مسجد آڈیٹوریم حال میں ہونے والا پروگرام ملتوی کردیا گیا۔ اس پروگرام سے زید حامد نے خطاب کرنا تھا۔ تفصیلات کے مطابق جمعرات کو فیصل مسجد کے آڈیٹوریم حال میں ایک تقریب منعقد ہونا تھی جس سے دیگر مقررین کے علاوہ ٹی وی اینکر پرسن زید حامد نے بھی خطاب کرنا تھا۔

DAILY AUSAF ISLAMABAD
جمعۃ المبارک 5 مارچ 2010، 18 ربیع الاول 1431ھ

اسلامیہ کالج پشاور، زید حامد کی تقریر کے دوران طلبہ کا احتجاج

عقیدہ ختم نبوت سے متعلق سوال پر ہنگامہ شروع ہوا، 120 طلبہ گرفتار کر لیے گئے

ختم نبوت کے منکر کو کالج میں بیان نہ کرنے دیا جائے، طلبہ کا مطالبہ

پشاور (مانیٹرنگ ڈیسک) معروف تجزیہ کار اور مقرر زید حامد کی 6 مارچ کو اسلامیہ کالج پشاور میں تقریر کے دوران ختم نبوت کے انکار کے سوال پر طلبہ کا شدید ہنگامہ اور احتجاج۔ پولیس نے 120 سے زائد طلبہ کو گرفتار کر لیا۔ معروف تجزیہ کار زید حامد تقریر کے لیے جب کالج پہنچے تو ہال میں موجود چند طلبا نے ان کو (باقی صفحہ 7 نمبر 63)

بقیہ نمبر (63)

ایک سی ڈی پیش کی جس میں انہوں نے ختم نبوت سے انکار کیا تھا۔ طلبہ کے اس سوال کا جواب دینے کے بجائے زید حامد نے اسے پروپیگنڈا قرار دیا۔ مدعی نبوت یوسف کذاب سے متعلق ایک سوال کے جواب میں بھی ایسے ہی غیر تسلی بخش جواب کے بعد طلبہ نے احتجاج شروع کر دیا، طلبہ نے مطالبہ کیا کہ ختم نبوت کے منکر کو کالج میں بیان نہ کرنے دیا جائے۔ جس کے بعد پولیس کو طلب کر لیا گیا اور 120 سے زائد طلبہ کو ہال سے باہر نکال کر گرفتار کر لیا گیا۔ اس کے بعد اسلامیہ کالج میں مختلف تنظیموں نے احتجاجی طور پر فائرنگ کی۔ واقعے کے بعد بیان کرتے ہوئے زید حامد نے کہا کہ میں نے ساری زندگی عشق رسول ﷺ میں گزاری ہے۔ اس نے کہا کہ ہم پاکستان کو خلافت راشدہ کے نظام پر چلائیں گے جہاں کوئی بھوکا ہوگا اور نہ ہی کوئی لینے والا بچے گا۔ اس نے دعویٰ کیا کہ میری کوئی تقریر ایسی نہیں کہ جس میں میں نے قرآن وسنت کی مخالفت کی

روزنامہ "اسلام" راولپنڈی
09-03-2010

مولانا جلالپوری کی شہادت — علمائے زید حامد کو قاتل قرار دیدیا، گرفتاری کا مطالبہ

لاشیں اٹھا اٹھا کر تھک چکے، اب اگر علماء کے قاتل گرفتار نہ ہوئے تو راست اقدام پر مجبور ہوں گے

قاتلوں کی گرفتاری تک واقعے کی ذمہ دار حکومت ہوگی' قاری عثمان' مولانا اکرم طوفانی سمیت دیگر کی پریس کانفرنس

کراچی (اسٹاف رپورٹر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، جمعیت علماء اسلام، وفاق المدارس اور دینی جماعتوں کے رہنماؤں نے شیخ الحدیث مولانا سعید احمد جلالپوری اور انکے ساتھیوں کے قتل کی ذمہ داری معروف ٹی وی اینکر اور مدعی نبوت یوسف کذاب کے خلیفہ زید حامد پر عائد کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قاتل زید حامد اور ان کی پوری ٹیم کو گرفتار کر کے واقعی سزا دی جائے۔ علماء نے واقعے کیخلاف (باقی صفحہ 7 نمبر 5)

مولانا سعید احمد جلالپوری مفتی شامزئی کے پہلو میں سپرد خاک

نماز جنازہ جامعہ بنوری ٹاؤن میں ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر ... مزمناظر

سخت حفاظتی انتظامات میں نماز جنازہ ادا کی گئی، سیاسی و مذہبی رہنماؤں کی شرکت

کراچی (عبدالجبار ناصر + محمد وسیم عباس + اختر جیلانی) معروف عالم دین اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا سعید احمد جلالپوری اور ان کے صاحبزادے حافظ حذیفہ (باقی صفحہ 7 نمبر 6)

مذاکرات کامیاب' اہلسنت والجماعت

نے دھرنے کی کال واپس لے لی

کراچی (اسٹاف رپورٹر) اہلسنت والجماعت نے انتظامیہ اور حکومت کے ذمہ داروں سے مذاکرات کے بعد وزیر اعلیٰ ہاؤس کے باہر دھرنے کی کال واپس لے لی۔ مولانا عبدالغفور ندیم کے بیٹے معاویہ ندیم کی نماز جنازہ جامع مسجد صدیق اکبر ناگن چورنگی میں ادا کی گئی جبکہ ان کی تدفین نیو کراچی قبرستان میں (باقی صفحہ 7 نمبر 8)

مولانا جلالپوری کو زید حامد کے نمبروں سے دھمکیاں مل رہی تھیں

ڈاکٹر نامی شخص 3 روز سے دھمکیاں دے رہا تھا، مجلس تحفظ ختم نبوت نے زید حامد کو ایف آئی آر میں نامزد کر دیا

زید حامد نے مولانا کے کتابچے "رہبر کے روپ میں رہزن" ...

کراچی (رپورٹ: عبدالجبار ناصر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے تجزیہ نگار اور ٹی وی اینکر زید حامد کو مولانا سعید احمد جلالپوری اور ان کے ساتھیوں کے قتل پر مقدمے میں نامزد کر دیا۔ مولانا اکرم (باقی صفحہ 7 نمبر 7)

بقیہ نمبر 05

آج سندھ بھر میں ہڑتال کی کال دیتے ہوئے حکومت کو متنبہ کیا ہے کہ اگر اب علماء کے قاتل گرفتار نہیں ہوئے تو دینی قوتیں راست اقدام پر مجبور ہوں گی۔ یہ اعلان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر واقع نمائش میں جمعیت علماء اسلام کراچی کے امیر قاری محمد عثمان' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا اکرم طوفانی اور دیگر نے مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا اس موقع پر جمعیت علماء اسلام کراچی کے سیکریٹری اسلم غوری' حافظ عبدالقیوم نعمانی' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قاضی احسان احمد' منظور احمد ایڈووکیٹ اور دیگر بھی موجود تھے۔ علماء نے کہا کہ گزشتہ 2 عشروں میں کراچی میں درجنوں علماء اور مذہبی کارکنوں کو قتل کر دیا گیا مولانا یوسف لدھیانوی' مفتی نظام الدین شامزئی' مفتی محمد جمیل خان' مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار' مفتی عبدالسمیع' مولانا عنایت اللہ اور دیگر علماء کے قاتلوں، 12 مئی، سانحہ نشتر پارک' سانحہ عاشورہ، واقعہ چہلم اور دیگر واقعات کے ملزمان کو گرفتار کیا جاتا تو آج مولانا سعید احمد جلالپوری اور مولانا عبدالغفور ندیم اور ان کے ساتھیوں پر قاتلانہ حملہ نہ ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ ہم لاشیں اٹھا اٹھا کر اب تھک چکے ہیں اس لیے حکومت کو انتباہ کرتے ہیں کہ وہ ملزمان کو گرفتار کرے، علماء کے مطابق دو روزہ صلاح و مشورے کے بعد تمام علماء نے 13 مارچ کو سندھ بھر میں پر امن ہڑتال کرنے پر اتفاق کیا ہے، علماء نے کہا کہ عوام سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس ہڑتال میں بھرپور طریقے سے شرکت کر کے اپنی دینی محبت کا ثبوت دیں۔ علماء نے مولانا سعید احمد جلالپوری اور ان کے ساتھیوں کے قتل کی ذمہ داری معروف ٹی وی اینکر اور مدعی نبوت یوسف کذاب کے خلیفہ زید حامد پر عائد کرتے ہوئے کہا کہ زید حامد اور ان کے تمام ساتھیوں کو فوری طور پر گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔ اس موقع پر مولانا اکرم طوفانی نے بتایا کہ جمعرات کو ضلع اٹک سے زید حامد کے ایک ماننے والے نے مولانا سعید احمد جلال پوری کو فون کر کے دھمکی دی تھی اور کہا تھا کہ آپ لوگ زید حامد کے ساتھ مباہلہ کریں اگر وہ غلط ثابت ہوا تو ہم اسے گولی مار دیں گے اور اگر آپ غلط ثابت ہوئے تو آپ کے سر پر گولی ماریں گے انہوں نے کہا کہ اس دھمکی کے چند گھنٹے بعد ہی زید حامد اور ان کے دہشت گرد ساتھیوں نے عمل کر کے دکھایا ایک سوال کے جواب میں قاری محمد عثمان نے کہا کہ جب تک قاتل گرفتار نہیں ہوتے مولانا سعید احمد جلالپوری اور ان کے ساتھیوں کے قتل کی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ وفاقی اور صوبائی حکومت کے کسی اعلیٰ یا ادنیٰ اہلکار یا انتظامیہ کے فرد نے ہم سے کوئی رابطہ نہیں کیا تاہم گورنر سندھ گزشتہ رات سے علماء سے رابطے میں ہیں اس موقع پر علماء نے زید حامد کے حوالے سے مولانا سعید احمد جلال پوری کے شائع کردہ کتابچے اور مناظرے کیلئے دیے گئے چیلنج پر مشتمل خط کی کاپیاں بھی شرکاء میں تقسیم کیں۔ دریں اثناء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی پریس ریلیز کے مطابق وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس عاملہ' مولانا سلیم اللہ خان' مولانا محمد حنیف جالندھری' محمد حسین محنتی جماعت اسلامی' سلیم ضیاء مسلم لیگ (ن)، مولانا محمد مرکزی جمعیت اہل حدیث' عبداللہ غازی تحریک اہل حدیث پاکستان' مولانا اسعد تھانوی جمعیت علماء اسلام (س)' حاجی ہارون رشید خان کراچی صرافہ جیولرز گروپ' بشارت مرزا پاکستان جمہوری پارٹی' رکشہ ٹیکسی یونین کے صدر حافظ الحق حسن زئی نے آج کی ہڑتال کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔ بلوچستان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر جمعہ کو صوبہ بھر میں یوم شہدائے ختم نبوت 1953ء کے موقع پر مولانا سعید احمد جلال پوری کی شہادت پر یوم احتجاج منایا گیا صوبے کے تمام شہروں کی مساجد میں المناک قتل کی مذمت کی اور شہداء کیلئے دعائے مغفرت کی گئی' صوبائی دارالحکومت کوئٹہ میں مساجد میں احتجاجی قراردادیں منظور کی گئیں اور دعائے مغفرت کی گئی۔ علماء اوقاف سندھ کے صدر مولانا مفتی منیر احمد طارق' نائب صدر مولانا شمس الضحیٰ' مولانا عبدالقادر سکندری' مولانا حفیظ الرحمٰن و دیگر نے مولانا سعید جلال پوری انکے بیٹے سمیت دیگر 2 ساتھیوں کی شہادت اور مولانا عبدالغفور ندیم پر قاتلانہ حملے میں انکے بیٹے کی شہادت اور مولانا عبدالغفور ندیم بمعہ 2 بیٹے سمیت 2 گن مین کی شدید زخمی کیے جانے پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قاتلوں کو فوری گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔

بقیہ نمبر 06

جلالپوری، مفتی قمر الزمان، مفتی عتیق الرحمٰن کو سپرد خاک کر دیا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر شیخ الحدیث مولانا سعید احمد جلالپوری اور ان کے ساتھیوں کی نماز جنازہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن میں ادا کی گئی۔ جنازے میں مولانا کے عقیدت مندوں، شاگردوں کے علاوہ مختلف مذہبی جماعتوں کے کارکنوں اور رہنماؤں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ جنازے میں کراچی اور سندھ کے مختلف شہروں سے ہزاروں افراد شریک ہوئے۔ نماز جنازہ جامعہ علوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن میں دوپہر 2 بج کر 20 منٹ پر ادا کی گئی۔ نماز جنازہ جامعہ بنوری ٹاؤن کے مہتمم مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر کی اقتداء میں ادا کی گئی۔ قبل ازیں جامع مسجد بنوری ٹاؤن کے خطیب مولانا طاہر نے جمعہ کے خطبے میں اس واقعے کی شدید مذمت کرتے ہوئے حکومت کو متنبہ کیا کہ وہ علماء کے قاتلوں کو گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچائے، عوام کے صبر کا امتحان نہ لیا جائے۔ انہوں نے رقت آمیز دعا بھی کی جس پر جنازے میں شریک ہزاروں افراد اشکبار ہو گئے۔ نماز جنازہ سے قبل لوگوں کو کسی بھی طرح کے احتجاج سے سختی سے منع کیا گیا تھا۔ بعد ازاں مولانا سعید احمد جلالپوری، ان کے صاحبزادے 18 سالہ حافظ حذیفہ جلالپوری، مولانا فخر الزمان اور مفتی عتیق الرحمٰن کی لاشیں تدفین کیلئے جامع مسجد خاتم النبیین اسکاؤٹ کالونی گلزار ہجری پہنچائی گئیں۔ نماز جنازہ میں جمعیت علماء اسلام کے رہنماؤں مولانا عبدالکریم عابد، قاری محمد عثمان، مولانا عمر صادق، حافظ نعیم، نصیر الدین سواتی، قاری شیر افضل، جماعت اسلامی کے محمد حسین محنتی، نصر اللہ خان شجیع، قاری ضمیر اختر، مفتی نعیم، سابق سٹی ناظم نعمت اللہ خان، شیخ رفیق احمد اور دیگر نے بھی شرکت کی۔ نماز جنازہ کے دوران سیکورٹی کے انتظامات انتہائی سخت کیے گئے تھے۔ جنازے کے بعد مولانا سعید احمد جلالپوری اور ان کے ساتھیوں کو مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ کے پہلو میں سپرد خاک کیا گیا۔

بقیہ نمبر 07

طوفانی نے "روزنامہ اسلام" سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ زید حامد کے اپنے موبائل نمبروں سے ضلع اٹک سے ایک ڈاکٹر 3 روز سے مسلسل مولانا سعید احمد جلالپوری کو مختلف دھمکیاں دے رہا تھا۔ دھمکیاں دینے والا شخص اپنے آپ کو ڈاکٹر کے نام سے پکارتا تھا اور اس نے جمعرات کو واضح طور پر دھمکی دیتے ہوئے کہا کہ آپ لوگ زید حامد سے مباہلہ کریں، اگر زید حامد جھوٹا ثابت ہوگا تو ہم اسے گولی ماریں گے اگر آپ جھوٹے ثابت ہوئے تو آپ کے سر پر گولی ماریں گے۔ مولانا اکرم طوفانی کے مطابق زید حامد کے 2 ذاتی نمبروں سے مسلسل 3 روز سے فون آ رہے تھے ان میں سے ایک نمبر وارد جبکہ دوسرا زونگ کمپنی کا ہے۔ زید حامد کے جن نمبروں سے دھمکیاں دی جا رہی تھیں ان میں 0321-5518350 اور 0315-5518350 شامل ہیں۔ ان نمبروں سے مولانا سعید احمد جلالپوری کے ذاتی نمبروں پر فون کیے جاتے تھے۔ جمعیت علماء اسلام کراچی کے قاری عثمان کے مطابق مولانا کے جن نمبروں پر فون کر کے زید حامد اور ان کے ساتھی دھمکیاں دے رہے تھے ان میں 0300-9273627 اور 0321-9273627 شامل ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ہم نے اس کے علاوہ مولانا کے خلاف زید حامد کی دیگر سرگرمیوں کے [illegible] ہے اور ایف آئی آر میں اسی وجہ سے زید حامد کو نامزد کیا گیا۔ ایک سوال کے جواب میں مولانا اکرم طوفانی "روزنامہ اسلام" کو بتایا کہ مولانا سعید احمد جلالپوری کو زید حامد نے اس لیے نشانہ بنایا کہ مولانا نے رہبر کے روپ میں رہزن کے عنوان سے 32 صفحات پر مشتمل ایک کتابچہ شائع کیا تھا جس کے بعد ملک کے مختلف مقامات پر زید حامد کو تعلیم یافتہ نوجوانوں کی جانب سے سخت سوالات اور مزاحمت کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ فیصل آباد کے علاوہ مختلف مقامات پر وہ یونیورسٹیوں میں لیکچر کی کوشش بھی کرتا رہا تاہم طلبہ کی مزاحمت کے باعث وہ ایسا نہیں کر پایا، دن بدن اس کے خلاف مزاحمت بڑھ رہی ہے۔ دریں اثناء بچل تھانے میں حافظ بشیر احمد کی مدعیت میں زید حامد اور حماد سمیت کئی نامعلوم ملزمان کے خلاف جرم دفعہ 302/324/109/34 کے تحت مقدمہ 248/2010 درج کر لیا گیا۔

بقیہ نمبر 08

ہوئی۔ اہلسنت والجماعت پاکستان کے رہنماؤں اور سی سی پی او کراچی وسیم احمد، وزیر اعلیٰ سندھ کے مشیر مفتی فیروز الدین ہزاروی کے مابین جمعہ کے بعد مذاکرات ہوئے۔ طویل گفتگو میں اہلسنت والجماعت کے رہنماؤں نے اپنے مطالبات پیش کیے جس پر حکام نے ان کے مطالبات پر عمل کرنے کی یقین دہانی کرائی۔ کامیاب مذاکرات کے بعد اہلسنت والجماعت نے وزیر اعلیٰ ہاؤس کے باہر دھرنا دینے کا اعلان واپس لے لیا۔ اہلسنت والجماعت نے اعلان کیا تھا کہ مطالبات منظور نہ ہونے کی صورت میں ناگن چورنگی سے معاویہ ندیم کی لاش کو جلوس کی شکل میں وزیر اعلیٰ ہاؤس کے سامنے پہنچایا جائے گا اور مطالبات کی منظوری تک دھرنا ہوگا۔ اہلسنت والجماعت کے ترجمان قاری احسان اللہ کے مطابق سی سی پی او اور وزیر اعلیٰ سندھ کے مشیر نے ہمارے تمام مطالبات کو من و عن تسلیم کیا ہے۔ مطالبات میں اہلسنت والجماعت کے رہنماؤں اور علماء کو تحفظ فراہم کرنا، علاج معالجے کی تمام سہولیات کی فراہمی کو ممکن بنانا اور قاتلوں کی گرفتاری سمیت دیگر مطالبات شامل تھے۔

روزنامہ اسلام

ہفتہ 26 ربیع الاول 1431ھ مطابق 13 مارچ 2010ء

سیاست نامہ

عبدالجبار ناصر
ajnasir1@gmail.com

مفتی سعید جلالپوری کی شہادت

قاتل کون ہیں؟

مفتی صاحب اور مولانا عبدالغفور ندیم پر ایک ہی دن، ایک ہی انداز میں ٹارگیٹ حملے کیے گئے

پاکستان میں مذہبی فسادات اور علماء حق کو نشانہ بنانے کا سلسلہ ایک مرتبہ پھر تیز کردیا گیا ہے۔ جمعرات 11 مارچ 2010ء کو کراچی کے دو مختلف مقامات پر 5 جید علماء سمیت 11 افراد کو اسلام اور پاکستان دشمن قوتوں نے دہشت گردی کا نشانہ بنایا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر، شہید اسلام شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف لدھیانوی کے جانشین خاص مولانا سعید احمد جلالپوری اور ان کے 4 ساتھیوں کو رات 10 بجے کے قریب دہشت گردوں نے گلزار ہجری کے علاقے میں گھیر کر فائرنگ کا نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں مولانا سعید احمد جلالپوری، ان کے 18 سالہ فرزند حافظ محمد حذیفہ جلالپوری، 2 شاگرد مولانا فخر الزمان اور حاجی عبدالرحمٰن زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جاں بحق ہوگئے، جبکہ ایک عقیدت مند خطیب زخمی ہوا۔ اسی طرح جمعرات کو ہی صبح 9 بجے کے قریب نامعلوم دہشت گردوں نے اہلسنت والجماعت پاکستان کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات مولانا عبدالغفور ندیم ان کے 3 صاحبزادوں اور 2 گن مینوں کو ناظم آباد نمبر 7 اے ایک بینک کے سامنے فائرنگ کرکے شدید زخمی کردیا۔ مولانا ندیم کے صاحبزادے معاویہ ندیم زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جاں بحق ہوگئے، جبکہ مولانا کے 2 بیٹے صہیب ندیم، راشد ندیم، 2 گن مین ندیم اور وصی شدید زخمی ہوئے جبکہ مولانا عبدالغفور ندیم بھی تادم تحریر مقامی نجی ہسپتال میں شدید زخمی حالت میں زیر علاج ہیں۔ دونوں واقعات میں دہشت گردوں نے واردات کے لیے موٹر سائیکلوں کا استعمال کیا۔ ان واقعات کی اطلاع ملتے ہی شہر میں کشیدگی پھیل گئی۔ مولانا سعید احمد جلالپوری ایک جید عالم، فقیہ، مورخ، صحافی، دانشور، بہترین مبلغ، استاد اور خطیب تھے۔ غالباً شیخ الحدیث مولانا یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ نے مولانا کی انہی صلاحیتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کو عملاً اپنا جانشین بنایا تھا۔ مولانا کی 9 کے قریب کتابیں شائع ہوچکی ہیں جو علمی خزانہ سے کم نہیں۔ وہ عالمی مجلس ختم نبوت کے علاوہ دیگر مختلف دینی اداروں کی سرپرستی بھی کرتے تھے۔ مولانا کے عقیدت مندوں کا کہنا ہے کہ بعض عناصر مولانا کی ان علمی صلاحیتوں اور ختم نبوت کے حوالے سے مولانا کی کوششوں سے سخت خوفزدہ تھے۔ مولانا کو دھمکیاں ملتی رہتی تھیں، اور بالآخر انہیں شہید کردیا گیا۔ فتنہ قادیانیت ہو یا فتنہ گوہر شاہی مولانا سعید احمد جلالپوری نے ان اسلام دشمن عناصر کا آخر تک تعاقب کیا۔ گزشتہ 2 ماہ سے وہ معروف ٹی وی تجزیہ نگار زید زمان المعروف زید حامد کی سرگرمیوں پر کڑی تنقید اور لوگوں کو حقائق سے آگاہ کرنے کی عملی کوششوں میں مصروف تھے، مولانا نے اس حوالے سے "رہبر کے روپ میں راہزن" کے عنوان سے 30 صفحات پر مبنی کتابچہ بھی تحریر کیا اور انہوں نے آج کل اپنی تقریر وتحریر کا عنوان ہی اس کو بنا رکھا تھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کے مطابق زید زمان المعروف زید حامد اور ان کے ساتھی مسلسل فون پر دھمکیاں دے رہے تھے۔ ایف آئی آر میں بتایا گیا ہے کہ مولانا سعید احمد جلالپوری کے سیل نمبر 0300-9273627 اور 0321-9273627 اور مفتی فخر الزمان کے سیل نمبر 0321-2277289 پر زید حامد اور ان کے قریبی ساتھی ڈاکٹر (جو کبھی اپنے آپ کی حماد/عماد) کے نام سے شناخت کرواتا تھا۔ زید حامد کے سیل نمبر 0321-5181350 اور 0315-5181350 اور حماد یا عماد کے سیل نمبر 0321-5001378 سے فون کرکے قتل کی دھمکیاں دیتے مولانا سعید احمد جلالپوری اور ان کے شاگرد مولانا فخر الزمان نے اپنے ساتھیوں سے اس کا ذکر بھی کیا تھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کے مطابق گزشتہ چند روز سے کچھ نوجوان لیپ ٹاپ کے ہمراہ جامع مسجد باب الرحمت نمائش کراچی سے متصل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر بھی آتے تھے، وہ زید حامد کے حوالے سے مختلف سوالات پوچھتے تھے۔

> **ڈاکٹر نامی شخص نے اٹک سے مولانا جلالپوری کو فون کرکے کہا: "آپ زید حامد کو پریشان کرنا چھوڑ دیں یا اس سے مباہلہ کریں، اگر وہ جھوٹا نکلا تو اس کو گولی ماردیں گے اور اگر آپ جھوٹے نکلے تو آپ کو سر میں گولی ماریں گے۔"**

> **معروف ٹی وی تجزیہ کار زید حامد اور اس کے ساتھیوں کی جانب سے مولانا جلالپوری اور ان کے شاگرد خاص کو موبائل فون پر دھمکیاں دی جاتی تھیں**

موبائل پر زید حامد اور ان کے ساتھی مولانا سعید احمد جلالپوری کو دھمکیاں دیتے تھے۔ آخری بار انہوں نے مولانا کو مباہلے کا چیلنج دیا۔ ڈاکٹر نامی زید حامد کے عقیدت مند نے دھمکی آمیز انداز میں کہا کہ "میں اٹک سے بول رہا ہوں آپ زید حامد کو پریشان کرنا چھوڑ دیں۔ یا ان کے ساتھ مباہلہ کریں، اگر وہ جھوٹا نکلا تو ہم اس کو گولی ماردیں گے اور اگر آپ جھوٹے نکلے تو آپ کو سر پر گولی ماریں گے۔" اسی طرح دیگر مواقع پر بھی دھمکیاں دی جاتی تھیں۔ عالمی مجلس ختم نبوت کے رہنماؤں نے زید حامد کے عقیدت مند ڈاکٹر کی دھمکی آمیز گفتگو کے بعد "زید حامد کو کھلا چیلنج" کے عنوان سے ایک کھلا خط بھی لکھا اور مباہلے کے اس چیلنج کو قبول کرتے ہوئے کہا تھا کہ ہم نے ڈیڑھ سال پہلے بھی چیلنج دیا تھا اور آج پھر اس کو دہراتے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کے مطابق انہی وجوہ کے سبب زید حامد اور ان کے ساتھی حماد کو (جن کا سیل نمبر درج ہے) قاتل نامزد کیا ہے۔ کچھ ذرائع کا کہنا ہے کہ زید حامد کے ساتھی کا نام حماد نہیں بلکہ عماد ہے۔ علماء اور مذہبی جماعتوں کے قائدین نے پولیس کو تمام ثبوت فراہم کردیے ہیں۔ اب یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس واقعے کی تحقیقات کرے اور زید حامد کو بھی چاہیے کہ وہ اپنی پوزیشن واضح کرے۔ اس پر الزام ہے کہ وہ مدعی نبوت مقتول یوسف علی المعروف یوسف کذاب کا خلیفۂ خاص ہے اور اب اپنے مذہبی قائد کے منشور پر عمل پیرا ہے۔ اسی طرح اہلسنت والجماعت پاکستان کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات مولانا عبدالغفور ندیم پر قاتلانہ حملہ کرنے والوں میں سے ایک حملہ آور کے بارے میں ایک نجی چینل کا دعویٰ ہے کہ اس کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ حکومت اگر چاہے تو ان واقعات کو بنیاد بنا کر اسلام اور پاکستان دشمن قوتوں کی نشاندہی کرسکتی ہے جو پاکستان میں کبھی مذہبی، کبھی لسانی، کبھی علاقائی اور کبھی کسی اور انداز میں فسادات کی سازش کرتی ہیں۔ علماء اور دینی قوتوں کو نشانہ بنانے کا مقصد غالباً یہ ہے کہ ملک میں بڑے پیمانے پر مذہبی فسادات کروائے جائیں۔

کراچی میں گزشتہ 20 سال دوران درجنوں واقعات میں سینکڑوں مذہبی رہنما، کارکن اور مقامات نشانہ بن چکے ہیں۔

> **صدر، وزیراعظم، وزیراعلیٰ سندھ، وفاقی و صوبائی وزراء داخلہ کی اتنے بڑے سانحات پر مکمل خاموشی حیرت انگیز بھی ہے اور تشویش کا سبب بھی**

ستمبر 1997ء میں مولانا انیس الرحمٰن درخواستی، 2 نومبر 1997ء کو ڈاکٹر حبیب اللہ مختار، مولانا عبدالسمیع، 18 مئی 2000ء کو شیخ الحدیث مولانا یوسف لدھیانوی اور ان کے ڈرائیور، 2001ء میں جامعہ فاروقیہ کے 4 جید علماء مولانا عنایت اللہ خان، مولانا حمید الرحمٰن، مفتی محمد اقبال اور ان کے بیٹے کے علاوہ ڈرائیور عبدالحمید، 30 مئی 2004ء کو مفتی نظام الدین شامزئی، 9 اکتوبر 2004ء کو مفتی جمیل احمد خان اور مولانا نذیر احمد تونسوی، 23 جون 2005ء کو مفتی عتیق الرحمٰن اور دیگر کو دہشت گردوں نے نشانہ بنایا اسی طرح دیگر درجنوں علماء اور مذہبی کارکن بھی دہشت گردی کا نشانہ بن چکے ہیں۔ 12 ربیع الاول، سانحہ 12 مئی، سانحہ بولٹن مارکیٹ، سانحہ چہلم سمیت دیگر سنگین واقعات پیش آچکے ہیں، جبکہ مختلف مکاتب فکر، سیاسی اور مذہبی جماعتوں کے رہنما اور کارکن بھی اسی شہر میں دہشت گردی کا نشانہ بن چکے ہیں۔ مگر آج تک کسی واقعے کے مجرم گرفتار نہیں ہوئے، وقت کی حکومتوں نے ان واقعات کو مذہبی، لسانی یا علاقائی رنگ دے کر جان چھڑوانے کی کوشش کی ہے۔ تقریباً ہر حکومت نے علماء کے قتل کو کوئی اہمیت دی ہی نہیں حکمرانوں کی عدم دلچسپی کا یہ عالم ہے کہ جمعرات کو 5 جید علماء سمیت 11 افراد کو نشانہ بنایا گیا 3 جید علماء سمیت 5 افراد جاں بحق ہوئے مگر 48 گھنٹے تک وفاقی یا صوبائی حکومت یا کسی انتظامی افسر نے رابطہ تک گوارا نہ کیا، اس بات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے جمعہ کو پریس کانفرنس کے دوران کیا گیا کہ حالات سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ حکمرانوں بالخصوص وفاقی وزیر داخلہ ڈاکٹر عبدالرحمٰن ملک نے سابق صدر پرویز مشرف کی علماء دشمن پالیسی کو وراثت سمجھ کر قبول کرلیا ہے۔ ویسے تو عبدالرحمٰن ہر واقعہ پر ہی بول اٹھتے ہیں مگر علماء کے اس قتل کے حوالے سے ان کی زبان پر تالے لگے ہوئے ہیں۔ تاہم گورنر سندھ ڈاکٹر عشرت العباد خان کے حوالے سے علماء کا کہنا ہے کہ وہ مسلسل رابطے میں رہے باقی صدر، وزیراعظم، وفاقی وزیر داخلہ یا صوبائی وزیر داخلہ، یا وزیراعلیٰ سندھ سید قائم علی شاہ، ان میں سے کسی کو بھی علماء کے قتل پر اظہار افسوس کی بھی توفیق نہیں ہوئی۔ ایسا کیوں؟ اس کا جواب یہ حضرات ہی دے سکتے ہیں۔

ہیں کواکب کچھ، نظر آتے ہیں کچھ
دیتے ہیں دھوکا یہ بازی گر کھلا

راہبر کے روپ میں

راہزن

زید زمان المعروف زید حامد کا تعارف اور ان جیسے دوسرے ملحدین کا طریقہ واردات اور ان کے دجل وفریب سے بچنے اور محفوظ رہنے کی تدابیر

از

حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری

ناشر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، پاکستان

Website:http://www.khatm-e-nbuwwat.com.pk,
khatm-e-nubuwwat.org, khatm-e-nubuwwat.com
Email:editorkn@yahoo.com

مفتی سعید احمد جلالپوری کی کتاب کا سرورق جس میں مسلمانوں کو ملحدین کے طریقہ واردات سے آگاہ اور ان کے دجل وفریب سے محفوظ رہنے کی تدابیر سے آگاہ کیا گیا ہے

Aalami Majlise
Tahaffuze Khatme Nubuwwat

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

زید حامد کو کھلا چیلنج

یوسف کذاب مدعی نبوت تھا، لاہور کی سیشن عدالت نے اس کی اپنی کیسٹوں، تحریروں اور گواہوں کی شہادت پر اس کو سزائے موت سنائی اور وہ جیل میں قتل ہوگیا۔

زید حامد چونکہ اس کا خلیفہ اور صحابی ہے، اس لئے وہ یوسف کذاب کو مظلوم اور سچا مسلمان مانتا ہے، ہم کہتے ہیں جس طرح یوسف کذاب جھوٹا تھا اسی طرح زید حامد بھی اس کے عقائد و نظریات کا حامل ہونے کی بنا پر جھوٹا ہے۔ مگر زید حامد اب تک اس کا انکار کرتا آیا ہے، ہم نے ڈیڑھ سال پہلے بھی اس کو چیلنج دیا تھا، آج پھر اس کو دہراتے ہیں کہ وہ جہاں چاہے ہم اس کے جھوٹ کو ثابت کرنے کے لئے تیار ہیں، اگر اس نے ان عقائد سے توبہ نہ کی تو ہم اس کے خلاف بھی اسی طرح قانونی کارروائی کریں گے جس طرح یوسف کذاب کے خلاف کی تھی، لہذا مسلمانوں کو چاہئے کہ اس سے بچیں۔

مولانا اللہ وسایا
مولانا محمد اکرم طوفانی
مولانا سعید احمد جلال پوری
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

Pakistan

"Weekly Khatme Nubuwwat" and "Monthly Lolak" are also published by this organization

"ہفت روزہ ختم نبوت" اور "ماہنامہ لولاک" بھی اس ادارے سے شائع کیا جاتا ہے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کا زید حامد کو دیے گئے مباہلے کے تحریری چیلنج کا عکس

مفتی سعید اور ان کے ساتھیوں کی ٹارگٹ کلنگ
فرقہ وارانہ فسادات کیلئے بڑی سازش ہے؟

روزنامہ پاکستان
بدھ 30 ربیع الاول 1431ھ
17 مارچ 2010ء


کراچی سے نصیر احمد سلیمی

جانبدارانہ دیانت دارانہ انتخابی عمل حکمران جماعت اور حکمران اتحاد میں شامل اتحادیوں کی طاقت اور توانائی کا ذریعہ بنے گا اور حکومت کی تیزی کے ساتھ گرتی ہوئی ساکھ کو بھی بحال کرے گا۔ حکمرانوں کے فتح و شکست کے خوف سے قطع نظر حقیقت یہ ہے کہ صاف شفاف انداز میں انتخابی عمل حکومت میں شامل اور حکومت سے باہر تمام سیاسی قوتوں کے لئے تقویت کا باعث اور ماورائے آئین اقدام کی حمایت کرنے والی قوتوں کے حوصلے پست کرے گا۔

صاف شفاف بلدیاتی انتخابی عمل مقررہ وقت کے اندر کرانے سے نہ صرف حکومت کی ساکھ بحال ہوگی، بلکہ ان سرکش عناصر پر قابو پانے میں بھی مدد دے گا، جو بے مہار ہوگئے ہیں اور جو کراچی کو ایک بار پھر علماء کو ٹارگٹ کلنگ کا نشانہ بنا کر فرقہ وارانہ فسادات کی آگ میں جلانے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ بارہ ربیع الاول کے سانحہ نشتر پارک کے بعد مفتی سعید اور مولانا عبدالغفور ندیم اور دیگر علماء کا ٹارگٹ کلنگ میں قتل ایک بڑا سانحہ ہے، جس میں نصف درجن مذہبی رہنما گولیوں کا نشانہ بنے۔ مفتی سعید جلال پوری، ان کے بیٹے، داماد اور ان کے ساتھ کار میں موجود مفتی عتیق الرحمن کے اندوہناک قتل کا سب ہی کو افسوس ہے، کیونکہ وہ کسی مسلک کی تبلیغ نہیں کرتے تھے، بلکہ ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے قائم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ اور سربراہ تھے۔ ناموس رسالت کا تحفظ) ہر مسلمان کا ایمان ہے۔ اس ایشو پر سنی، شیعہ، بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث سمیت تمام مکاتب اور مسالک کے درمیان کامل اتفاق ہے کہ ختم نبوت پر کامل ایمان کے بغیر مسلمان نہیں رہ سکتا۔ ویسے بھی مفتی سعید جلال پوری کا شمار سنجیدہ مذہبی اسکالرز میں ہوتا تھا۔ روزنامہ "جنگ" میں "دینی مسائل اور ان کے حل" کے عنوان سے ان کا کالم باقاعدگی کے ساتھ شائع ہوتا تھا۔ لوگوں کی ایک بڑی تعداد ان سے رہنمائی حاصل کرتی تھی۔

مفتی سعید جلال پوری اور ان کے ساتھ شہید ہونے والے دیگر علماء کے قتل کے خلاف جو ایف آئی آر درج کرائی گئی ہے۔ وہ "زید حامد" کے خلاف ہے۔ جو مختلف ٹی وی چینلز پر دھواں دھار جذباتی انداز میں تقریر کر کے نوجوانوں کو اپنی طرف متوجہ کر رہا ہے۔ مفتی سعید جلال پوری کافی عرصہ سے زید حامد کے عقائد کے بارے میں لوگوں کو خطوط کے ذریعہ آگاہ کر رہے تھے کہ وہ یوسف (کذاب) نامی شخص کا پیروکار ہے جو لوگوں کو گمراہ کرتا رہا ہے، جس کے عقائد ختم نبوت کے بارے میں جمہور مسلمانوں کے متفقہ عقیدے کے برعکس ہیں۔ 90 کے عشرے میں یوسف (کذاب) کو توہین رسالت کے جرم میں سزا ہوئی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذمہ داروں کا کہنا ہے کہ مفتی سعید جلال پوری کو جن موبائل فون کے ذریعہ دھمکیاں دی جاتی رہی تھیں، وہ موبائل "زید حامد" کے زیر استعمال ہیں اور وہ خود ہی مختلف فرضی ناموں سے مفتی سعید جلال پوری کو دھمکیاں دیتے رہے ہیں۔ اب یہ فیصلہ تو تحقیقات کے بعد ہوگا مگر اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں ہے کہ زید حامد کا تعلق یوسف (کذاب) نامی شخص کے ساتھ بڑا گہرا تھا، ان کی حیثیت یوسف (کذاب) کے چیف خلیفہ کی تھی جس کو یوسف (کذاب) اپنے "صحابی" کے نام سے پکارتا تھا۔ علماء اس کی انہی حرکات کی وجہ سے خلاف ہوئے تھے۔ صرف زید حامد ہی ان کے پیروکار نہیں، بلکہ زید حامد کے والد جو پاک فوج کے ریٹائرڈ کرنل ہیں، وہ بھی اس کے مرید اور پیروکار رہے تھے، مگر وہ اب برملا کہتے ہیں کہ وہ حقیقت معلوم ہونے پر اس سے تائب اور قطع تعلق کر چکے تھے۔ خود زید حامد بھی ان سے لاتعلق ہو کر دس سال تک منظر سے غائب رہا ہے۔ زید حامد کے آج بھی مختلف ٹی وی چینلز پر پروگرام کا انتظام جو لوگ کر رہے ہیں۔ اس کی وضاحت بھی ضروری ہے تا کہ اس حوالے سے دینی حلقوں میں پائی جانے والی شدید بے چینی دور ہو سکے۔ وضاحت نہ ہونے کی وجہ سے دینی حلقوں سے باہر بھی اس بارے میں طرح طرح کی باتیں ہو رہی ہیں۔ ذمہ داران کو اس کی وضاحت کر کے شکوک و شبہات دور کرنے چاہئیں، ورنہ زید حامد کے حوالے سے حالات کوئی اور رخ اختیار کر سکتے ہیں، ان کو اپنے بارے میں وضاحت کرنی چاہیے۔ مسلمان اس بارے میں بہت حساس ہیں۔

☆☆☆

...پارٹی، ایم کیو ایم اختلاف بدستور موجود

روزنامہ "انصاف"
18 مارچ 2010ء

زید حامد ذہنی مریض ہیں' امریکی معالج کا دعویٰ

"مینک ڈس آرڈر" کا شکار شخص غیر مستقل مزاج ہوتا ہے' خود کو نجات دہندہ سمجھتا ہے

زید حامد کیساتھ تعلیم حاصل کی' ایک ساتھ وقت گزارا' پھر میں امریکہ چلا گیا: محسن انصاری

لاہور (سینئر سٹاف رپورٹر) زید زمان حامد کے کلاس فیلو جنہوں نے ان کے ساتھ طویل عرصہ اکٹھے گزارا اور اب امریکہ میں ایک معروف معالج کے طور پر پہچانے جاتے ہیں۔ انہوں نے الزام عائد کیا ہے کہ زید زمان حامد دماغی مریض ہیں اور میڈیکل سائنس میں اس بیماری کو مینک ڈس آرڈر کہتے ہیں۔ محسن انصاری جو یونیورسٹی آف میری لینڈ میڈیسن کی کلینیکل فیکلٹی کے میڈیکل ڈائریکٹر ہیں ان کا کہنا ہے کہ ایسی بیماری میں مبتلا شخص خود کو نجات دہندہ سمجھتا ہے اور غیر مستقل مزاج ہوتا ہے۔ محسن انصاری کا کہنا ہے کہ وہ پہلی مرتبہ زید زمان حامد سے اس وقت ملے جب پاکستان ایئرفورس کالج رسالپور میں آدم جی سائنس کالج کی نمائندگی کرتے ہوئے انہوں نے ایک ساتھ تقریری مقابلے میں شرکت کی۔ محسن انصاری نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ جب ان کی شادی پر زید زمان حامد شرکت کے لئے آیا تو اس کے ہمراہ اس کے کئی "پیر بھائی" بھی تھے اور وہ سب یوسف علی نامی ایک پیر کے پیروکار تھے جس میں بعد ازاں نبوت کا جھوٹا دعویٰ بھی کیا۔

Daily UMMAT Karachi
روزنامہ امت کراچی
جمعۃ المبارک ۲ ربیع الثانی ۱۴۳۱ھ ۱۹ مارچ ۲۰۱۰ء
فون نمبرز: 2-1-35655270
فیکس نمبرز: 76-35655275
http://www.ummatpublication.com
ummat@ummatpublication.com , news@ummatpublication.com

زید حامد کی وضاحت..... بیان کی صفائی یا ہاتھ کی صفائی

سمیع اللہ جان

مولانا سعید احمد جلال پوری قتل کیس کے نامزد ملزم زید زمان حامد نے میڈیا کو ایک پریس ریلیز جاری کی ہے، جس میں انہوں نے اپنے حوالے سے اٹھائے گئے سوالات کے جواب میں صفائی پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتے ہیں، اور یہ کہ جو شخص دعویٰ نبوت و رسالت اور مہدیت کرے یا اپنے آپ کو خلفائے راشدین سمیت کسی صحابی کے مقام و مرتبہ پر فائز سمجھے وہ جھوٹا، مکار، کذاب اور ملعون ہے تاہم اس عمومی اعلان کے بعد وہ یوسف کذاب کے حوالے سے صرف ڈیڑھ سطر کی وضاحت پر اکتفا کرتے ہیں جو مبہم اور غیر واضح ہے۔ حالانکہ فساد کا اصل سبب ہی یہ موضوع تھا۔ پریس ریلیز کے مطابق "ہم یہ واضح اعلان کرتے ہیں کہ یوسف علی کی فکر، سوچ اور نظریات سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ اس کو قتل ہوئے برسوں ہو چکے ہیں اور اب اس کا معاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔"...... مزید وضاحت کرتے ہیں کہ مولانا سعید احمد جلال پوری کے قتل میں ان کا کوئی ہاتھ نہیں اور یہ کہ ان کے قاتل وہی ہیں جنہوں نے پہلے مولانا یوسف لدھیانویؒ، مولانا مفتی نظام الدین شامزیؒ اور مفتی جمیل خانؒ کو شہید کیا۔ تین صفحات پر مشتمل ان کے بیان صفائی میں اہم نکات یہی دو ہیں، دیگر باتیں اپنی ذات اور مشن کے حوالے سے پروپیگنڈا میٹریل ہیں۔ اس بیان کا تجزیہ کیا جائے تو کچھ نئے سوالات اٹھتے ہیں جن کا جواب دینا بہرحال زید زمان کی ذمہ داری ہے۔

پہلی بات تو یہ کہ انہوں نے اپنے تفصیلی بیان میں کہیں بھی یوسف کذاب کو غلط، جھوٹا اور ملعون اور توہین رسالت کا مرتکب قرار نہیں دیا۔ نہ ہی اس کے ساتھ گزارے ہوئے برسوں پر شرمندگی، معذرت یا توبہ کی ہے۔ اس بارے میں ان کا جملہ مواد ڈیڑھ سطر پر مشتمل ہے، جس میں کہیں یہ نہیں لکھا کہ یوسف کذاب ایک ملعون اور واجب سزا شخص تھا، جس نے لوگوں کا ایمان بگاڑنے اور عقیدہ ختم نبوت میں دراڑیں ڈالنے کی کوشش کی۔ نہ ہی انہوں نے یہ واضح کیا کہ وہ یوسف کذاب کو غلط سمجھتے ہیں اور اس کی تعلیمات پھیلانے کی کوشش پر توبہ کرتے ہیں۔ وہ صرف یہ لکھتے ہیں کہ یوسف علی کی سوچ اور نظریات سے ہمارا کوئی تعلق نہیں، لیکن یہ اقرار نہیں کرتے کہ یوسف کذاب ایک گمراہ کن اور ملعون شخص تھا۔ دوسری سطر میں وہ اس معاملے پر مٹی ڈالتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ اس کو قتل ہوئے برسوں ہو چکے، اب اس کا معاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ یوسف کذاب کے بارے میں دنیا میں کوئی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا، اسے اب اللہ پر چھوڑ دینا چاہئے۔ وہ بھول جاتے ہیں کہ یوسف کذاب کے بارے میں پاکستان کے تمام جید علمائے کرام نے متفقہ طور پر اس رائے کا اظہار کیا تھا کہ وہ ملعون اور واجب سزا ہے، اس نے اللہ کے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے۔ زید حامد نہ صرف یہ کہ جید علمائے کرام کے متفقہ فیصلے کا کوئی حوالہ نہیں دیتے اور اسے تسلیم نہیں کرتے بلکہ اس عدالتی فیصلے سے بھی صرف نظر کرتے نظر آتے ہیں، جس میں یوسف ملعون کو سزا سنائی گئی تھی۔ اہم بات یہ کہ وہ یوسف کو ملعون اور یوسف کذاب نہیں بلکہ یوسف علی لکھتے ہیں۔

زید حامد کا یہ کہہ دینا کافی نہیں کہ ان کا یوسف علی نامی شخص کے نظریات سے کوئی تعلق نہیں۔ انہیں اپنے ایمان کی تجدید کیلئے یہ واضح اعلان اور اقرار کرنا چاہئے کہ وہ یوسف علی کو کذاب، ملعون اور واجب سزا سمجھتے ہیں اور اس کے ساتھ گزارے گئے برسوں پر شرمندہ ہیں اور اس دوران اس کے عقائد و نظریات کی تقلید اور پرچار کر کے وہ جس گمراہی کے مرتکب ہوئے ہیں اور اس پر توبہ کرتے ہیں اور اللہ سے معافی اور درگزر کی درخواست کرتے ہیں۔ واضح رہے کہ یوسف کذاب کی ہمراہی میں کئی برس گزارنے والے زید حامد اپنے ایمان کی تجدید نہیں کر سکتے جب تک وہ علی الاعلان اس دور وابستگی پر اللہ سے معافی اور توبہ طلب نہیں کرتے۔ محض یہ کہہ دینا کافی نہیں کہ یوسف علی کی سوچ سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔ سب کو معلوم ہے کہ ماضی میں ان کا تعلق تھا اور کسی نہ کسی درجے میں اس تعلق سے وہ اب بھی متاثر ہیں ورنہ وہ یوسف کذاب کو یوسف علی نہ لکھتے۔ یہ کہہ دینا کہ اس کو قتل ہوئے برسوں ہو چکے اور یہ معاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہے اپنی جان چھڑانے کی ایک بھونڈی کوشش ہے۔

چودہ سو برس سے شرعی احکامات بالکل واضح، صاف اور صریح ہیں کہ جو شخص اللہ کے آخری نبی کی توہین کا مرتکب ہوا ہو، چاہے وہ کتنا ہی بڑا ہو اور توہین کتنے ہی چھوٹے درجے کی ہو۔ وہ واجب سزا ہے اور یہ سزا اسے دنیا میں ہی دی جاتی ہے۔ شاتم رسول سلمان رشدی، تسلیمہ نسرین اور ڈنمارک کے کارٹونسٹ وہ حالیہ مثالیں ہیں، جن پر نبی آخری الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کے بعد زمین تنگ کر دی گئی۔ ماضی قریب اور بعد میں بھی ایسی کئی مثالیں موجود ہیں، جنہیں دنیا میں سزا دی گئی یا سزا دینے کی کوشش کی گئی۔ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ نبی کی حرمت، عزت اور نام کی حفاظت کرے اور اس کیلئے اپنی جان بھی دے دے۔ یوسف کذاب کو پاکستان کی عدالت نے جید علمائے کرام کے مشورے اور تفصیلی بحث کے بعد واجب سزا گردانا تھا اور اسے کذاب اور ملعون قرار دیا تھا۔ یہ واضح رہے کہ زید نہ صرف زمان حامد پر جو الزامات عائد کئے جاتے ہیں ان میں کہیں یہ نہیں کہا جاتا کہ وہ اللہ کے آخری نبیؐ پر ایمان نہیں رکھتے بلکہ ہمیشہ یہ کہا گیا کہ وہ ایک ایسے شخص کے ساتھ وابستہ رہے ہیں جو توہین رسالت کا مرتکب ہوا ہے اور جسے عدالت نے سزا دی۔ لیکن زید نہ صرف تائب نہیں ہوئے۔ زید حامد نہ صرف یوسف کذاب سے وابستہ بلکہ اس کے خیالات و نظریات کا پرچار کرتے رہے ہیں، وہ ملعون شخص اگرچہ اپنے انجام کو پہنچ گیا مگر زید حامد آج بھی اسے گمراہ، واجب سزا، کذاب اور ملعون نہیں مانتے اور نہ اس کے ساتھ گزارے گئے برسوں پر اللہ سے توبہ کرتے ہیں۔

زید حامد کو اپنے بیان صفائی میں اپنے سید ہونے کا حوالہ دینے کی ضرورت نہ تھی۔ تاہم انہوں نے حوالہ دیا ہی ہے تو انہیں سمجھنا چاہئے کہ سید ہونے کے ناطے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت کی ذمے داری کسی دوسرے مسلمان کے مقابلے میں ان پر زیادہ عائد ہوتی ہے۔ اس ذمے داری کا تقاضا تھا کہ وہ یوسف ملعون اور اپنے تعلق کے حوالے سے پوزیشن مزید واضح کرتے اور اللہ سے معافی مانگتے، لیکن وہ تو ڈیڑھ سطر میں اس معاملے کو نمٹا گئے۔ کیا سید ہونے کا دعویٰ کرنے والے زید زمان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کے مرتکب شخص سے ایسی رعایت جائز سمجھتے ہیں؟ کیا ان پر حضور اکرمؐ کا اتنا حق بھی نہیں کہ وہ یوسف کذاب کو برملا غلط کہیں اور قوم سے معافی مانگیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ مولانا سعید احمد جلال پوری کے قتل میں ان کا کوئی ہاتھ نہیں۔ لیکن انہیں بتانا چاہئے تھا کہ ان کے ٹیلی فون نمبروں سے مولانا کو کال کر کے دھمکیاں کیوں دی گئیں؟ اور جب بعض علما نے ان سے رابطے کی کوشش کی تو انہوں نے اس سے گریز کیوں کیا۔ انہیں یہ بھی بتانا چاہئے تھا کہ انہوں نے تحریک ختم نبوت کے امیر کی جانب سے اٹھائے گئے سوالات کا شافی جواب کیوں نہیں دیا۔ وہ کیوں یوسف ملعون والے معاملے کا سامنا کرنے سے گریز کرتے رہے۔ انہیں یہ بھی بتانا چاہئے تھا کہ انہوں نے اس معاملے پر تحریک ختم نبوت کے امیر مولانا سعید احمد جلال پوری شہید اور دیگر جید علمائے کرام سے ملاقات کر کے اپنی پوزیشن صاف کرنے کی کوشش کیوں نہیں کی اور یوسف کذاب کے بارے میں اٹھائے گئے سوالات کا تسلی بخش جواب کیوں نہیں دیا۔ واضح رہے کہ یہ سوالات ہفتے، دو ہفتے میں نہیں اٹھائے گئے بلکہ مہینوں یہ معاملات چلتے رہے۔ زید زمان کو احساس کرنا چاہئے کہ جب تک وہ اپنے دامن پر لگے داغ صاف نہیں کریں گے، ان کی پوزیشن اور حیثیت ہمیشہ مشتبہ رہے گی۔

زید حامد کا یہ کہنا کہ ان کو سی آئی اے، را اور ہنود و یہود کیخلاف بولنے پر نشانہ بنایا جا رہا ہے، اصل موضوع سے توجہ ہٹانے کی کوشش ہے۔ یہود و ہنود کیخلاف بولنے پر پاکستان میں کسی کو اعتراض ہے نہ کسی نے اسے نکتہ اعتراض بنایا ہے، تاہم اگر اس الزام کا تجزیہ کیا جائے تو صاف مطلب یہ نکلتا ہے کہ جن علمائے کرام نے ان کے اور یوسف کذاب کے تعلق کے حوالے سے اعتراضات اٹھائے، وہ خدانخواستہ یہود و ہنود کے ایجنٹ ہیں، اور گویا ان کے اشارے پر زید حامد کو کام کرنے نہیں دے رہے۔ اگر زید حامد کا اشارہ اس جانب ہے تو یہ نہایت مضحکہ خیز اور غیر عاقلانہ بات ہے۔ جن علما نے اپنی زندگیاں یہود و ہنود کیخلاف کھپا دیں اور اس جدوجہد میں ان کے کئی جید سالاروں نے اپنی جانیں دیں، ان کے بارے میں ایسا سوچنا بھی گناہ ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ زید حامد اس بارے میں مزید اظہار خیال سے پرہیز کریں تو بہتر ہے۔

ایک چھوٹے ٹی وی چینل پر زید حامد کی گفتگو اور تقاریر پر کسی کو اعتراض نہیں۔ مگر انہیں ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہئے کہ ان پر جو الزامات لگائے جاتے ہیں ضروری نہیں کہ ان کے پیچھے کوئی سازش ہو۔ ہر معاملے میں سازش کا ہاتھ ڈھونڈنے والا نفسیاتی مریض ہوتا ہے۔ مصلح نہیں۔ اور اگر ایک لمحے کیلئے یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ اس کے پیچھے سازش ہے تو پھر انہیں یہ بھی ماننا چاہئے کہ اس سازش کیلئے بنیادی اور مضبوط وجوہات تو خود انہوں نے فراہم کی ہیں۔ وہ یہ وجوہات دور کر دیتے تو سازش خود بخود ناکام ہو جاتی۔ سوچنا چاہئے کہ جو شخص اپنے خلاف سازش کے لئے خود مواد فراہم کرے، وجوہات و اسباب پیدا کرے اور اس میں پھنس جائے، وہ قوم کی رہنمائی کیا کرے گا؟ دوسروں کو سازشوں سے کیسے بچائے گا؟ جو شخص اپنا گھر نہ سنبھال سکے، وہ دوسروں کے گھروں میں کیا روشنی پھیلائے گا، جو شخص اپنا امیج تراشنے کیلئے مبالغے اور جھوٹ کا سہارا لیتا ہو اس سے سچائی کی امید کیسے کی جا سکتی ہے؟ زید کو چاہئے کہ علی الاعلان توبہ کریں۔ یوسف ملعون کو کذاب قرار دے کر اس پر لعنت بھیجیں۔ اپنی امیج بلڈنگ کیلئے تیار کردہ مواد سے مبالغہ آمیز باتیں ختم کریں اور یہ ثابت کریں کہ وہ دوسروں کو صحیح راستہ دکھانے سے پیشتر خود بھی صحیح راہ اختیار کر چکے ہیں۔ وہ چینل کے پروگراموں سے جمع ہونے والی بھیڑ پر تکیہ نہ کریں، یہ صبح کی دھند کی طرح ہوتی ہے، سورج نکلتے ہی چھٹ جاتی ہے۔ چند نوجوانوں کو جذباتی تقاریر کے ذریعے متاثر کرنا مشکل نہیں، یہ تو سڑک چھاپ مداری بھی کر لیتے ہیں، اس میں کون سا کمال ہے۔ اصل کمال یہ ہے کہ آپ سے جو غلطیاں ہوئی ہیں ان پر اللہ سے توبہ کریں۔ اپنی لغزشوں پر معافی مانگیں اور خوب صورت اصطلاحات کی آڑ میں اسلام کی من پسند تعبیر سے گریز کریں۔ زید زمان کے پاس تو اصطلاحات بھی مانگے کی ہیں۔ ان کی ویب سائٹ کا نام براس ٹیکس ہے، جو دراصل پاکستان پر حملہ کرنے کیلئے تیار کردہ بھارتی جنگی مشقوں کا نام تھا۔ یہ مشقیں کئی برس قبل پاکستانی سرحد پر کی گئی تھیں اور ان میں بھارتی افواج کی بڑی تعداد شریک تھی۔ ان کی تنظیم کا نام تحریک تکمیل پاکستان ہے۔ یہ اصطلاح سب سے پہلے ریٹائرڈ جنرل حمید گل نے اپنے ایک مضمون میں استعمال کی تھی جو کئی برس قبل اخبارات میں شائع ہوا تھا۔ مضمون کشمیر کے بارے میں تھا اور اس میں دلیل دی گئی تھی کہ چونکہ کشمیر کا مسئلہ موجود ہے، اس لئے برصغیر کی تقسیم کا ایجنڈا نامکمل ہے۔ اسے مکمل کرنے کیلئے پاکستانی قوم کو تحریک تکمیل پاکستان شروع کرنی چاہئے۔ یہاں یہ واضح رہے کہ ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل حمید گل کا زید زمان سے کوئی تعلق نہیں۔ ماضی میں یوسف کذاب کے مرید خاص ہونے کے ناطے انہوں نے ایک دو بار حمید گل سے ملاقات کر کے انہیں یوسف کذاب کے قریب لانے کی کوشش کی تھی، لیکن ان کی یہ خواہش بری طرح ناکام ہو گئی اور حمید گل نے انہیں ڈانٹ کر بھگا دیا۔ جہاں تک ان کے اس دعوے کا تعلق ہے کہ انہوں نے اپنی جوانی افغانستان میں سوویت یونین کیخلاف جہاد میں کھپا دی۔ ایک بودا اور بے محل دعویٰ ہے۔ ابھی وہ لوگ زندہ ہیں جنہوں نے سوویت یونین کیخلاف جہاد کے دوران کسی درجے میں کوئی کردار ادا کیا تھا۔ یا حصہ لیا تھا۔ جہاد افغانستان میں زید زمان کی شرکت کے حوالے سے ان کے پاس بہت سی تفصیلات موجود ہیں۔ اس لئے زید کے مبالغہ آمیز دعووں کی قلعی کھولنے میں ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ مگر فی الوقت یہ موضوع سے باہر کی چیز ہے۔ اس لئے اس پر بھی کبھی بات ہوگی۔ ہم بس اتنا کہہ دیتے ہیں کہ زید زمان افغانستان چند بار آنے جانے والے ہزاروں لاکھوں نوجوانوں میں سے ایک تھے۔ لیکن وہ جہاد سے زیادہ جہادی رہنماؤں کی قربت کے خواہاں تھے۔ کیونکہ اسی طریقے سے وہ نمایاں ہونے اور اہم کہلانے کی بے قابو خواہش پوری کرا سکتے تھے۔ لیکن اس میں انہیں بڑی حد تک ناکامی ہوئی۔ تاہم وہ اسے بھی بڑھا چڑھا کر پیش کرتے رہے۔ چونکہ تردید کرنے والے اس وقت افغانستان میں روسیوں کیخلاف جہاد میں معروف تھے اور انہیں اتنی فرصت نہ تھی کہ وہ فضول اور بے سروپا دعووں کی تردید میں وقت ضائع کرتے۔ اس لئے زید کی لن ترانیاں جاری رہیں۔ زید کو نہیں بھولنا چاہئے کہ یہ 1980ء کی دہائی نہیں ہے۔ اور جہاد افغانستان میں پاکستانی لڑکوں کی شرکت کے حوالے سے سچ بولنے والے بہت سے لوگ بھی فارغ بیٹھے ہیں۔ زید جہاد افغانستان کو ایکسپلائٹ کرنے کی کوشش نہ کریں تو بہتر ہے بصورت دیگر وہ اپنے بارے میں حقائق سننے کے لئے بھی تیار رہیں۔ ہم ابھی یہ سوال نہیں اٹھاتے کہ زید زمان کس کیلئے کام کر رہے ہیں؟ یا انہیں کون سی قوتیں استعمال کر رہی ہیں؟ ہم صرف یہ کہہ رہے ہیں کہ اگر وہ پاکستان کے حوالے سے مخلص ہیں تو اسے اسلام سے الگ نہ کریں۔ شعوری یا غیر شعوری طور پر ایسی کوششیں نہ کریں جن کا مقصد پاکستان کے اسلامی تشخص کو نقصان پہنچانا ہو۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ یوسف کذاب کے حوالے سے علی الاعلان اللہ سے اور عوام سے معافی مانگیں، توبہ کریں، اپنے ایمان کی تجدید کریں اور یوسف کذاب کو ملعون اور واجب سزا قرار دے کر اس کے ساتھ گزارے گئے برسوں پر استغفار کریں۔ غلطی انسان سے ہوتی ہے لیکن بڑا آدمی وہ ہے جو اپنی غلطیوں کا اعتراف کرے اور ان پر معذرت کرے۔ یہاں ہم زید حامد کی ذات یا شخصی کمزوریوں کی بات نہیں کر رہے، ان کے عقائد کی بات کر رہے ہیں۔ وہ عقائد جو بعض گمراہ کن غلطیوں سے آلودہ ہو چکے ہیں، لیکن انہیں صاف کرنے اور ان پر توبہ کرنے کی توفیق انہیں اب تک نہیں ہوئی۔ اللہ سے ہماری دعا ہے کہ وہ زید زمان کو توبہ اور معافی کی توفیق دے اور ان کے اندر موجود تکبر ہا کڑ اور ہم چو ما دیگرے نیست رفع کر کے عاجزی، انکساری، حلم اور علم سے نوازے۔ شہرت اور طاقت حاصل کرنے کی حد سے بڑھی ہوئی خواہش کو جائز حدود میں لائے، ان کے جذبات کو عقل کی لگام ڈالے اور انہیں صحیح راستہ دکھائے، آمین۔

زید زمان کے جاری کردہ بیان کے اہم نکات

راولپنڈی (پ ر) میں سید زید زمان حامد، اللہ وحدہ لاشریک کو اپنا مالک حقیقی اور معبود مانتا اور سمجھتا ہوں۔ اور حضور ﷺ کی نبوت و رسالت میں نہ کسی کو شرکت حاصل ہے نہ ہی اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات میں کوئی شریک ہے۔ میرا ایمان، عقیدہ اور نظریہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد جو شخص دعویٰ نبوت و رسالت و خود ساختہ مہدویت کا دعویٰ کرے یا اپنے آپ کو حضرات خلفائے راشدین سمیت کسی ادنیٰ صحابی کے مقام و مرتبہ پر فائز سمجھے وہ شخص بلا تفریق جھوٹا، مکار، کذاب و افترا پرداز اور ملعون ہے۔

ہم یہ واضح اعلان کرتے ہیں کہ یوسف علی کی فکر، سوچ اور نظریات سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ اس کو قتل ہوئے برسوں ہو چکے ہیں اور اب اس کا معاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ الحمد للہ اس فقیر کا تعلق ایک "سید" گھرانے سے ہے اور ہمارے خون ہی میں ادب رسول ﷺ اور عشق رسول ﷺ شامل ہے۔ ہماری ساری زندگی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے دین کے دفاع اور کلمۃ اللہ کو بلند کرنے میں گزری ہے۔ ساری جوانی افغانستان کے میدان جنگ میں روسی فوجوں کیخلاف جہاد میں گزری۔ ہم یہ بھی واضح کرنا چاہتے ہیں کہ مولانا سعید احمد جلال پوری کے قتل میں واللہ العظیم میرا کسی درجہ میں کوئی ہاتھ نہیں۔ ان کے قاتل وہی ہیں جنہوں نے اس سے پہلے مولانا یوسف لدھیانویؒ، مولانا مفتی نظام الدین شامزیؒ اور مفتی جمیل خانؒ کو شہید کیا۔ اس میں چنداں شک نہیں کہ مجھے سی آئی اے، را اور ہندو یہود کیخلاف بولنے پر نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ ہم نے سود اور ربا کے نظام کیخلاف اذان دی اور بیت المال کی بنیاد پر ایک خالص اسلامی معاشی اور فلاحی نظام کے قیام کی جدوجہد میں مشغول ہیں۔

THE DAILY JANG LAHORE ★ ★ ★
روزنامہ جنگ لاہور
بانی ..... میر خلیل الرحمٰن
رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 140 فون 83-6367480
جلد 31 بدھ 30 ربیع الاول 1431ھ 17 مارچ 2010ء 5 چیت 2067ب نمبر 152
صفحات 32 قیمت 12 روپے

خون شہداء



مشتاق احمد قریشی
☆☆☆
mushtaq.qureshi@janggroup.com.pk

تربیلا وطن عزیز کا ایک انتہائی اہم علاقہ ہے۔ یہیں وطن عزیز کا بڑا آبی ذخیرہ تربیلہ ڈیم موجود ہے۔ جسے شہ رگ پاکستان کی حیثیت حاصل ہے۔ یہیں اتنے اہم علاقے میں ایک طویل ترین رقبہ امریکیوں کے قبضے میں ہے۔ جو ان کی خفیہ سرگرمیوں کا اہم مرکز ہے ہوسکتا ہے کہ وہاں انہوں نے بارود کے ڈھیر جمع کر رکھے ہوں ہوسکتا ہے کہ یہیں بلیک واٹر اور سی آئی اے کا کوئی بڑا مرکز ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ اتنے بڑے علاقے کو جو گھیر رکھا ہے تو وہاں کوئی رن وے بھی بنا رکھا ہو اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہیں سے ڈرون طیارے فضا میں بلند ہوتے ہوں کہنے والے کہہ رہے ہیں کہ امریکہ نے تو ہماری شہہ رگ پر پاؤں رکھ دیا ہے۔ اس علاقے کے قرب وجوار میں ایک سرسبز وشاداب گھاٹی میں ایک صاحب حال بزرگ جناب خان عبدالحمید خان صاحب کا ڈیرہ بھی ہے جو بظاہر تو ایک گوالے نظر آتے ہیں۔ بہت سی بھینسیں پال رکھی ہیں جن کے دودھ اور آمدنی سے قرب وجوار کے گاؤں کے رہائشی مستفید ہوتے ہیں۔ خان صاحب کے ڈیرے پر دور دراز سے خصوصاً اسلام آباد سے اکثر وبیشتر وی آئی پی اور وی آئی پی حضرات ایم این اے اور وزراء وغیرہ جمع رہتے ہیں۔ گزشتہ دنوں 9 مارچ کو آل پاکستان نیوز پیپرز سوسائٹی کی تقسیم انعامات کے سلسلے میں ایک تقریب صدر پاکستان آصف علی زرداری نے حفاظتی نقطہ نگاہ سے ایوان صدر میں ہی منعقد کرائی وہیں ہماری ملاقات اپنے بہت ہی پیارے دوست اور بھائی مہتاب خان سے ہوئی وہ اسلام آباد کے ایک اخبار کے مالک اور APNS کے فنانس سیکریٹری بھی ہیں۔ وہ بھی اکثر خان صاحب کے ڈیرے پر جایا کرتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس بار جمعہ 5 مارچ کو وہ اپنے ایک رفیق کار جناب ہاشمی کے ساتھ خان صاحب عبدالحمید خان کی خدمت میں تربیلا گئے تو وہاں حسب معمول بہت سے لوگ موجود تھے ان ہی لوگوں میں ضیاء الحق کے ایک صاحب زادے اور اعجاز الحق کے بھائی ڈاکٹر انوار الحق اور زید حامد بھی موجود تھے۔ زید حامد صاحب حسب معمول اپنے افکار خطابت سے لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ وہ چپ ہوئے تو ہاشمی نے ان سے پوچھ لیا کہ آپ وہی زید حامد ہیں جو یوسف کذاب کے ساتھ تھے اور ان کے خلیفہ اور دست راست رہے ہیں؟ اس پر انہوں نے انہیں بڑے غصے سے دیکھا لیکن کچھ بولے نہیں ان کی خاموشی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جناب ہاشمی نے پوچھا آپ نے مولانا سعید احمد جلال پوری کا کتابچہ "رہبر کے روپ میں رہزن" کا کوئی جواب نہیں دیا۔ آپ کے مرشد یوسف کذاب کے بارے میں میاں غفار کی تالیف اور جناب ارشد قریشی کی تالیف کا کوئی جواب دیا یا کوئی وضاحت کی ہو تو بتائیں۔ وہ یہ سن کر ایک دم بھڑک اٹھا اور اول فول بکنا شروع کر دیا۔ اس پر کسی صاحب نے کہا کہ تم خود کیا ہو تم تو یوسف کذاب کے خلیفہ اور دست راست رہے ہو ان کی پیروی کرتے رہے ہو اور مسلمانوں کو گمراہ کرتے رہے اس نے علمائے حق کے خلاف زہر افشانی شروع کر دی اور کہا کہ یہ سارے مولوی دو نمبر ہیں انہیں اپنی روزی روٹی کی فکر رہتی ہے جس کے لیے یہ لوگوں کو بہکاتے اور گمراہ کر کے دین سے دور لے جاتے ہیں۔ دوسرا واقعہ مہتاب خان صاحب نے اسلام آباد کے ایک ہوٹل میں ہونے والی تقریب کا سنایا جس میں زید حامد مہمان خصوصی کے طور پر شریک تھا۔ وہیں ایک طالب علم نے وقفہ سوالات میں اس سے دریافت کر لیا کہ آپ پر الزام ہے کہ آپ یوسف کذاب کے خلیفہ ہیں اور اس کے مشن کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اس پر وہ غضبناک ہوگیا اور برہم ہو کر اس طالب علم کو اپنے محافظوں کے ذریعہ تشدد کا نشانہ بنایا وہاں سے چلا گیا۔

مفتی سعید احمد جلال پوری سے میرا بہت گہرا اور قریبی تعلق رہا ہے۔ گو کہ یہ تعلق مفتی محمد جمیل شہیدؒ کے توسط سے ہوا پھر بارہا حج اور عمرے کی سعادت ان کے ہمراہ حاصل کی۔ وہ عمر میں تو مجھ سے چھوٹے تھے اس لحاظ سے وہ میری بڑی عزت کیا کرتے تھے لیکن علمی، دینی مرتبے میں مجھ ناچیز سے بہت بلند تھے۔ میں ہمیشہ ان کا انتہائی ممنون واحسان مند رہا۔ ان کی محبت میرے دل پر نقش رہے گی۔ مفتی محمد جمیل خانؒ کی شہادت کے بعد سے ہی انہیں مختلف اطراف سے دھمکیوں کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔ لیکن اللہ کے اس ولی نے کبھی ان دھمکیوں کو سنجیدگی سے نہیں لیا جب بھی ان سے ذاتی حفاظت کے لیے انتظام اور گارڈوں کی بات کی جاتی تو انہوں نے ہمیشہ بڑے مستحکم پختہ لہجے میں کہا کہ اللہ سے بڑا کون محافظ ہوسکتا ہے وہی سب سے بڑا گارڈ ہے۔ جب موت کو آنا ہے وہ آکر رہے گی اسے کوئی طاقت کسی طرح روک نہیں سکتی اور کوئی دشمن چاہے کتنا ہی قوی کیوں نہ ہو کسی کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا جب اللہ کا حکم ہوگا چلا جاؤں گا۔ اس لیے ایک اکیلے اللہ سے ڈرنا ہی کافی وشافی ہے اللہ کے سوا کسی اور سے ڈرنا اللہ کی قوت واختیار کی نفی ہوگا جو کفر ہے۔ خوف تو صرف اللہ کا ہی ہے۔ وہی ہم سب کے لیے کافی ہے۔ آج جب مفتی سعید احمد جلال پوریؒ ہم میں نہیں رہے تو ان کے اقوال واحوال بہت یاد آ رہے ہیں اور جناب بھائی مہتاب خان کی گفتگو جانے کیوں بار بار میرے کانوں میں گونج رہی ہے۔ جس طرح یوسف کذاب کے اس خلیفہ نے اپنے غصے اور غضب کا اظہار کیا اس کے قول وفعل کو دیکھتے ہوئے کڑیاں ملتی جا رہی ہیں۔ ختم نبوت کے سلسلے میں کذابوں گمراہوں کی دشمنی کسی سے پوشیدہ نہیں ہے ان تمام جماعتوں اور گروہوں کی پشت پناہی اسرائیل نواز جماعت کرتی ہے۔ وہ پس پشت رہ کر دوسروں کو شہہ دیتی ہے اور یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ زید حامد کے معتقدین میں سیاست اور نوکر شاہی کے بھی خاصے افراد ملوث ہیں یہ بھی ممکن ہے کہ اسلام دشمنی میں بھارتی اور اسرائیلی خفیہ ایجنسیوں کا بھی ہاتھ ہو۔ یہ اٹل قانون ہے کہ راہ حق میں شہادت پانے والوں کا خون کبھی رائیگاں نہیں جاتا وہ یقیناً رنگ لاتا ہے۔ یقیناً حضرت مولانا یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ شہید مفتی نظام الدین شامزئی رحمۃ اللہ مفتی محمد جمیل خان رحمۃ اللہ شہید اور مفتی سعید احمد جلال پوری رحمۃ اللہ شہید کا خون رنگ لائے گا اور تمام کذاب نیست ونابود ہو کر رہیں گے۔

تنظیمِ اسلامی
67/اے، علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو، لاہور۔ فون 36293939-36316638-36366638 فیکس 36271241
E-mail: markaz@tanzeem.org Website: www.tanzeem.org

زید حامد کے بارے میں تنظیم اسلامی کا موقف

(Updated 9/3/10)

زید حامد صاحب سے کچھ عرصہ قبل بانی تنظیم محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی ملاقات ہوئی۔ پاکستان کے درخشاں مستقبل اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے حوالہ سے ان کے خیالات کو محترم ڈاکٹر صاحب نے سراہا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد ہی تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام ایک سیمینار بعنوان ''بھارت کے جارحانہ عزائم اور سلامتی کونسل کا کردار'' منعقد ہوا جس میں دیگر مقررین کے علاوہ زید حامد صاحب کو بھی مدعو کیا گیا۔ اس پروگرام کے بعد کچھ حضرات کی طرف سے ہمیں توجہ دلائی گئی کہ زید حامد صاحب کا نبوت کا دعویٰ کرنے والے یوسف ''کذاب'' سے تعلقات رہے ہیں اور اس حوالے سے ان کی شخصیت متنازعہ ہے۔ اس سے قبل ان کی شخصیت کے متنازعہ ہونے کا ہمیں علم نہیں تھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ﷺ کی طرف سے توجہ دلانے پر اور پھر ہماری تحقیق کے بعد یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ یوسف ''کذاب'' کے خلاف پاکستان کی عدالت نے سزائے موت کا فیصلہ سنا دیا تھا اور انہیں جیل ہی میں کسی قیدی نے قتل کر دیا تھا۔ زید حامد صاحب سے جب ان حوالوں کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے ابتداءً یوسف ''کذاب'' سے لاتعلقی کا اظہار کیا، بعدازاں، ان کا یہ موقف سامنے آیا کہ یوسف ''کذاب'' کے حوالے سے میڈیا میں بہت سی غلط باتیں منسوب کی گئی ہیں جن میں صداقت نہیں ہے۔ تاہم زید حامد صاحب نے اُن کے آخری دور کے تصورات و دعاوی سے اپنی لاتعلقی کا عندیہ دیا۔

ہمارے نزدیک اگر کوئی مسلمان اپنے گمراہ کن نظریات سے تائب ہو جائے اور ایسے نظریات پھیلانے والے شخص سے بھی اعلانِ لاتعلقی کر دے تو امتِ مسلمہ کے ایک فرد کی حیثیت سے اس کے رجوع کو خوش دلی سے قبول کر لینا چاہیے۔ تاہم اس کے اپنے خیالات ونظریات کو قرآن وسنت کی کسوٹی پر پرکھنے کی ضرورت مستقبل میں بھی رہے گی۔ زید حامد صاحب کے موجودہ خیالات کو جاننے کے لئے تنظیم اسلامی کے ایک وفد نے ان سے ملاقات کی۔ اس ملاقات میں زید حامد صاحب نے صاف لفظوں میں اقرار کیا کہ

1- وہ ختم نبوت پر یقین رکھنے والے ہیں اور مدعیانِ نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں۔

2- مزید یہ کہ گستاخانِ رسول پر بھی اللہ کی لعنت ہے۔

3- ماضی میں ان کا یوسف علی سے اگرچہ تعلق رہا تھا لیکن اب وہ اُن کے آخری دور کے عقائد اور نظریات سے اعلانِ برات کرتے ہیں۔

اس پر ہمارے وفد نے ان سے تقاضا کیا کہ اپنے اس سہ نکاتی اقرار کا اپنی ویب سائیٹ اور facebook وغیرہ پر بھی اعلان کریں۔ انہوں نے اس بات کو تسلیم کیا۔ زید حامد صاحب اگر اپنی ویب سائیٹ وغیرہ پر یہ اعلان واقرار upload کر دیں تو ہمارے نزدیک اُن کی پوزیشن صاف ہو جائے گی۔

یہاں ہم یہ واضح کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ جہاں تک پاکستان میں خلافتِ راشدہ کے نظام کا قیام، سود کی حرمت علاوہ ازیں امریکہ اور یہود وہنود کے مذموم ایجنڈے کا تعلق ہے ہمیں زید حامد صاحب کی آرا سے بالعموم اتفاق ہے لیکن ہم نائن الیون کے بعد اپنائی گئی افغان وطالبان پالیسی، لال مسجد، سوات، مالاکنڈ کے علاوہ آزاد قبائلی علاقوں میں فوجی آپریشن کو پاکستان اور اسلام کے حوالہ سے انتہائی ضرر رساں بلکہ تباہ کن سمجھتے ہیں۔ ہم ان کی مخلوط محافل کے اہتمام کو بھی شریعت کے تقاضوں کے ہم آہنگ نہیں سمجھتے۔

تنظیم اسلامی
67/اے، علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو، لاہور۔ فون 36366638-36316638-36293939 فیکس 36271241
E-mail: markaz@tanzeem.org Website: www.tanzeem.org

زید حامد کے بارے میں تنظیم اسلامی کا موقف

(موقف کی توضیحِ مزید۔ 17/مارچ 2010ء)

درج بالا معاملہ کے حوالے سے ہمارے 9/مارچ 2010ء کے جاری کردہ موقف پر زید حامد کی طرف سے یہ دعویٰ کرنا کہ ہم نے یوسف ''کذاب'' کے حوالے سے اُن کی وضاحت کو قبول کر لیا ہے، نیز یہ تاثر دینا کہ محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب اور تنظیم اسلامی کا اُن کو تعاون حاصل ہے، صحیح نہیں ہے۔ لہٰذا ہم اپنے جاری شدہ موقف کی مزید وضاحت پیش کر رہے ہیں۔

کسی شخص کو کذاب یعنی جھوٹا مدعی نبوت قرار دینا یا نہ دینا اسلامی حکومت کا کام ہے اور اسلامی حکومت/شریعت کے نظام کے نہ ہوتے ہوئے علماء کرام کی ذمہ داری ہے۔ علماء کرام نے یوسف علی کو کذاب قرار دیا تھا اور پاکستان کی عدلیہ نے گواہوں اور ثبوت کے پیشِ نظر سزائے موت سنادی تھی۔ لہٰذا اس حوالے سے رائے دینا یا کوئی اور بات کرنے کی گنجائش ہی نہیں ہے۔ نیز اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ زید حامد کا یوسف ''کذاب'' سے ماضی میں قریبی تعلق تھا۔ البتہ جیسے کہ ہم نے اپنے تحریری موقف میں کہا ہے:

> **''ہمارے نزدیک اگر کوئی مسلمان اپنے گمراہ کن نظریات سے تائب ہو جائے اور ایسے نظریات پھیلانے والے شخص سے بھی اعلانِ لاتعلقی کر دے تو امتِ مسلمہ کے ایک فرد کی حیثیت سے اس کے رجوع کو خوش دلی سے قبول کر لینا چاہئے۔ تاہم اس کے اپنے خیالات ونظریات کو قرآن وسنت کی کسوٹی پر پرکھنے کی ضرورت مستقبل میں بھی رہے گی۔''**

اس حوالے سے ہمارے تحریری موقف میں پہلے ہی یہ بات درج ہے کہ ہمارے ایک وفد سے ملاقات میں زید حامد نے درج ذیل اقرار کیا:

1- **وہ ختم نبوتؐ پر یقین رکھنے والے ہیں اور مدعیانِ نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں۔**
2- **مزید یہ کہ گستاخانِ رسول پر بھی اللہ کی لعنت ہے۔**
3- **ماضی میں ان کا یوسف علی سے اگرچہ تعلق رہا تھا لیکن اب وہ اُس کے آخری دور کے گمراہ کن عقائد اور نظریات سے اعلانِ برات کرتے ہیں۔**

ہم نے درج بالا باتوں کے باقاعدہ اعلان کا تقاضہ کیا لیکن چونکہ زید حامد کی طرف سے ماضی میں یوسف ''کذاب'' سے تعلق ہونے کا اقرار اور اُس کے گمراہ کن عقائد ونظریات سے واضح اعلان برات تاحال نہیں کیا گیا لہٰذا ہمارے نزدیک زید حامد کی پوزیشن قطعی طور پر clear نہیں ہوئی بلکہ مزید مشکوک ہوگئی ہے۔

ہم نے زید حامد کے افکار کے دیگر پہلوؤں سے بھی تنظیم کا اتفاق واختلاف واضح کر دیا تھا۔ ہم یہاں یہ بھی واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ زید حامد کی تحریک سے ہماری کسی قسم کی وابستگی نہیں ہے۔

مزید براں حال ہی میں زید حامد کی طرف سے علماء کرام کے بارے میں جو شدید منفی باتیں سامنے آئیں ہیں وہ بھی انتہائی نامناسب ہیں۔ اس حوالے سے بھی زید حامد کو رجوع کرنا چاہئے اور علماء کرام کے تحفظات کو دور کرنا چاہئے۔

☆ — ☆ — ☆

ہمیشہ کو جرأت اظہار کا شیوہ رہے

روزنامہ

جسارت

کراچی

APNS

web page : http://www.jasarat.com

جلد 38 | شمارہ 79 | ہفتہ 3 ربیع الثانی 1431 ہجری 20 مارچ 2010ء

یوسف کذاب کافر تھا اس کی حمایت بھی کفر ہے

زید حامد جھوٹا ہے میں نے کبھی کذاب کا دفاع نہیں کیا: مفتی غلام سرور قادری

کراچی (نمائندہ جسارت) دیگر مسالک کے ساتھ ساتھ بریلوی علماء نے بھی زید زمان کو جھوٹا اور شیطان قرار دے کر واضح کیا ہے کہ یوسف کذاب کے معاملے میں تمام مسالک کے علماء کل بھی متفق تھے اور آج بھی ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔ خود ساختہ وقائع نگار اور مدعی نبوت یوسف کذاب کے سرپرست زید زمان نے اپنی اعترافی ویڈیو میں یوسف کذاب کا دفاع کرتے ہوئے علماء دیوبند پر لعن طعن کر کے بہتان لگایا تھا کہ مولانا عبدالستار خان نیازی اور اس وقت والی قریبیت بند کے مفتی مولانا غلام سرور قادری آخری وقت تک یوسف کذاب کا دفاع کرتے رہے ہیں۔

باقی صفحہ 7 نمبر 22

یوسف کذاب کافر تھا اس کی حمایت بھی کفر ہے

زید حامد جھوٹا ہے میں نے کبھی کذاب کا دفاع نہیں کیا: مفتی غلام سرور قادری

کراچی (نمائندہ جسارت) دیگر مسالک کے ساتھ ساتھ بریلوی علماء نے بھی زید زمان کو جھوٹا اور شیطان قرار دے کر واضح کیا ہے کہ یوسف کذاب کے معاملے میں تمام مسالک کے علماء کل بھی متفق تھے اور آج بھی ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔ خود ساختہ وقائع نگار اور مدعی نبوت یوسف کذاب کے سرپرست زید زمان نے اپنی اعترافی ویڈیو میں یوسف کذاب کا دفاع کرتے ہوئے علماء دیوبند پر لعن طعن کر کے بہتان لگایا تھا کہ مولانا عبدالستار خان نیازی اور اس وقت والی قریبیت بند کے مفتی مولانا غلام سرور قادری آخری وقت تک یوسف کذاب کا دفاع کرتے رہے ہیں۔ مولانا عبدالستار خان نیازی وفات پا چکے ہیں تاہم بریلوی مسلک کے علمائے کرام نے زید زمان کے بہتان پر ردعمل ظاہر کر کے اسے کذاب قرار دیا ہے۔ اپنے ویڈیو پیغام میں مولانا غلام سرور قادری نے کہا ہے کہ انہوں نے کبھی بھی یوسف کذاب کے حق میں بیان دے کر اسے دیوبندی بریلوی مسئلہ قرار نہیں دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دیوبندی اور بریلوی دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ آخری نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یوسف کذاب کافر تھا اور اس کے خلاف عدالت نے درست فیصلہ دیا۔ یوسف کذاب [illegible] کا ساتھ [illegible] نے ان کے حق میں کوئی بیان دیا اور نہ دے سکتے ہیں۔ یوسف کذاب شیطان تھا اور اس کا دفاع کرنے والا بھی شیطان ہے۔ کذاب کی ترجمانی کر کے علماء کو گمراہ کرنے والے کو ایسے کھلا نہیں چھوڑنا چاہیے۔ زید کو صحابی کہا گیا، صحابی صرف رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوتا ہے۔ اسے شیطان یوسف کذاب کا چیلا کہنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ جماعت اہل سنت نے کبھی اس کذاب کی حمایت نہیں کی۔ اسے جو سزا ملی اس کا وہ حقدار تھا۔ ایسے خبیث آدمی کے دفاع کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ [illegible] کہ نبوت کا دعویٰ کرنے والا کافر ہے اور [illegible] کافر نہیں کہتا وہ بھی کافر ہے۔ زید زمان کو [illegible] کرنا چاہیے۔ کسی [illegible] آنے کی اجازت نہیں دینی چاہیے۔ ایسا شخص فتنہ انگیز ہے۔ حکومت کی طرف سے ایسے لوگوں پر پابندی ہونی چاہیے۔ اس سے قبل دیوبندی عالم مولانا عبدالرحمن اشرفی نے بھی زید حامد کے بہتان پر اپنا ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا تھا کہ میرا یوسف علی کے بارے میں وہی موقف ہے جو دیگر علماء کا ہے [illegible] اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ہے اور اس سلسلے میں عالمی تحفظ ختم نبوت کو یقین دلاتا ہوں کہ جو باتیں مجھ سے منسوب کی گئی ہیں وہ سراسر جھوٹ اور خلاف واقعہ ہیں۔

المکتب الرئیسی :
جامعہ اشرفیہ شارع فیروزپور
ٹیلیفون : ٧٥٧٧٩٧٢
٧٥٨٨١٢٢
٧٥٨٤٥٤٢
فیکس : ٩٢-٠٤٢-٧٥٧٧٩٧٢

الجامعۃ الاشرفیۃ

شارع فیروز پور ○ لاہور ○ پاکستان

الفرع :
جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد
ٹیلیفون : ٧٢٤٢٧٦٠
٧٢٤٢٧٦١
مدرسۃ المنہل للبنات ماڈل ٹاؤن
ٹیلیفون : ٥٨٨٠٥٠٠--٨٥٠٤٨٥

زید حامد سے متعلق مولانا عبدالرحمٰن اشرفی نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ کا مؤقف

گزشتہ کچھ دنوں سے مجھے کئی ایک احباب نے فون کیے اور متعدد حضرات نے تشریف لا کر بتلایا کہ ٹی وی اینکر زید حامد صاحب جن کا مبینہ طور پر یوسف علی مدعی نبوت سے خلافت وصحابیت کا تعلق ہے، وہ اپنے بیانات میں میرے بارہ میں یہ تاثر دے رہا ہے کہ میں نے یوسف علی کے بارہ میں کہا ہے کہ وہ اچھا آدمی تھا، وہ میرا بہترین دوست تھا، اس نے میرے ساتھ حج کیا تھا، نیز اس نے کارکنانِ ختم نبوت اسلام آباد کی ایک پریس کانفرنس کے جواب میں اپنی تردیدی تقریر اور ویڈیو کیسٹ میں کہا ہے کہ جامعہ اشرفیہ لاہور کے مولانا عبدالرحمٰن اشرفی جو بہت بڑے بزرگ اور بڑے ٹاپ کے اسکالر ہیں اور وہ ابھی تک زندہ ہیں، جب تک یوسف مرا نہیں، تب تک وہ اس کا دفاع کرتے رہے اور انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت والوں کو بلا کر ڈانٹا کہ تم ظلم کر رہے ہو، کیونکہ یوسف علی نے دعوئ نبوت نہیں کیا، وغیرہ وغیرہ

جہاں تک میرے بارے میں یوسف علی سے دوستی وغیرہ کا حوالہ دیا جا رہا ہے تو میں مولانا عبدالرحمٰن اشرفی اس کی وضاحت کرتا ہوں کہ حقیقت حال یہ ہے کہ یوسف علی میرے پاس ایک دو مرتبہ ملنے کیلئے آیا اور اسی دوران میں میں اور مرحوم مولانا اجمل خان صاحب حج کو گئے تو منیٰ میں جہاں مولانا اجمل خان مرحوم کا درس تھا وہیں یوسف علی بھی درس دے رہا تھا لہٰذا یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے یوسف علی کے ساتھ حج کیا اور میری اس سے دوستی رہی ہے اور میرا زید حامد سے کوئی تعلق ہے، نہ ہی میں اس سلسلہ میں یوسف علی کے حق میں کوئی اخباری بیان جاری کیا اور نہ ہی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے متعلقین کو اس سلسلہ میں کوئی سرزنش کی۔ میرا مؤقف بھی یوسف علی کے بارہ میں وہی ہے جو دیگر علماء، ارباب فتویٰ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت والوں کا ہے اور اس سلسلے میں میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ مکمل تعاون کا یقین دلاتا ہوں لہٰذا یہ تمام باتیں جو مجھ سے منسوب کی گئی ہیں یہ سراسر جھوٹ اور خلاف واقعہ ہیں۔ میں زید حامد صاحب پر یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ آئندہ ان باتوں کی نسبت میری جانب نہ کی جائے۔

میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی مدعی نبوت کو مرتد اور زندیق سمجھتا ہوں اور اسی عقیدے پر بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہو کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لوائے حمد کے نیچے ذات نبوت کی شفاعت کا طلبگار ہوں۔

میری اس تحریر کو انٹرنیٹ اور جامعہ اشرفیہ کے ترجمان ماہنامہ "الحسن" میں شائع کر دیا جائے تاکہ ہر خواص وعام اس سے آگاہ ہو جائیں اور آئندہ کیلئے کسی کو میرے بارے میں غلط فہمی پھیلانے کا موقع نہ مل سکے۔ اور ختم نبوت والے کہتے ہیں، کہ اگر زید حامد توبہ کر لے تو ہم اس کو گلے لگانے کو تیار ہیں۔ زید حامد کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔

میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ زید حامد اور اس جیسے دیگر لوگ جو یوسف علی کی باتوں اور سحر میں گرفتار ہیں ان کو ان باتوں سے نجات دے اور سچی توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العٰلمین

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

جنگ لاہور

MONDAY MARCH 15, 2010

بانی ... میر خلیل الرحمٰن

جلد 31 | 28 ربیع الاول 1431ھ 15 مارچ 2010ء 3 چیت 2067ب | نمبر 150

مدعی نبوت یوسف علی سے کوئی تعلق نہیں رہا: عبدالرحمٰن اشرفی

لاہور (پ ر) جامعہ اشرفیہ کے نائب مہتمم مولانا عبدالرحمٰن اشرفی نے کہا ہے کہ ان کا مدعی نبوت یوسف علی سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں رہا۔ اس سلسلے میں اینکر زید حامد کا بیان درست نہیں ہے۔ ایک پریس کانفرنس میں مولانا عبدالرحمٰن اشرفی نے کہا مذکورہ یوسف علی کے بارے میں میرا موقف بھی وہی ہے جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دیگر علماء کا ہے اور میرا ایمان ہے حضور پاکؐ کے بعد جو نبوت کا دعویدار ہوگا وہ مرتد زندیق ہے۔

روزنامہ جنگ لاہور (2) 15 مارچ 2010ء

مدعی نبوت یوسف کذاب سے میرا کوئی تعلق نہیں، مولانا عبدالرحمٰن اشرفی

مجلس تحفظ ختم نبوت اور دیگر علماء کے یوسف سے متعلق موقف سے متفق ہوں

زید حامد کی مجھ سے منسوب باتوں میں کوئی صداقت نہیں، نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ

لاہور (پ ر) گزشتہ چند دنوں سے مجھے کئی ایک احباب نے فون کیے اور متعدد حضرات نے تشریف لا کر بتلایا کہ ٹی وی اینکر زید حامد جس کا [illegible] پر یوسف علی مدعی نبوت سے خلافت ا[illegible] ہے، وہ اپنے بیانات میں میرے بارے میں یہ تاثر دے رہا ہے کہ میں نے یوسف علی کے بارے میں کہا ہے کہ وہ اچھا آدمی تھا اور وہ میرا بہترین دوست تھا۔ اس نے میرے ساتھ حج کیا تھا، نیز اس نے کارکنان ختم

(باقی صفحہ 7 نمبر 29)

بقیہ نمبر <<< 29

نبوت اسلام آباد کی ایک پریس کانفرنس کے جواب میں اپنی ترویدی تقریر اور ویڈیو کیسٹ میں کہا ہے کہ جامعہ اشرفیہ لاہور کے مولانا عبدالرحمٰن اشرفی جو بہت بڑے بزرگ اور بڑے ٹاپ کے سکالر ہیں اور وہ ابھی تک زندہ ہیں، جب تک زندہ ہیں جب تک یوسف مرا نہیں تب تک وہ اس کا دفاع کرتے رہے اور انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت والوں کو بلا کر ڈانٹا کہ تم ظلم کر رہے ہو، کیونکہ یوسف علی نے دعویٰ نبوت نہیں کیا، وغیرہ وغیرہ۔ جہاں تک میرے بارے میں یوسف علی سے دوستی وغیرہ کا حوالہ دیا جا رہا ہے تو میں مولانا عبدالرحمٰن اشرفی اس کی وضاحت کرتا ہوں کہ حقیقت حال یہ ہے کہ یوسف علی میرے پاس ایک مرتبہ ملنے کے لیے آیا اور اسی دوران میں اور مرحوم مولانا اجمل خان صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ حج کو گئے تو منیٰ میں جہاں مولانا اجمل خان مرحوم کا درس تھا وہیں یوسف علی بھی درس دے رہا تھا، لہٰذا یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے یوسف علی کے ساتھ حج کیا اور میری اس سے دوستی رہی ہے اور میرا زید حامد سے کوئی تعلق ہے نہ ہی میں نے اس سلسلے میں یوسف علی کے حق میں کوئی اخباری بیان جاری کیا اور نہ ہی عالمی مجلس تحفظ ختم کے متعلقین کی اس سلسلے میں کوئی سرزنش کی۔ میرا موقف بھی یوسف علی کے بارے میں وہی ہے جو دیگر علماء اور ارباب فتویٰ اور عالمی تحفظ ختم نبوت والوں کا ہے اور اس سلسلے میں، میں عالمی مجلس تحفظ ختم کے ساتھ مکمل تعاون کا یقین دلاتا ہوں لہٰذا یہ تمام باتیں جو مجھ سے منسوب کی گئی ہیں، یہ سراسر جھوٹ اور خلاف واقعہ ہیں۔ میں زید حامد پر یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ آئندہ ان باتوں کی نسبت میری جانب نہ کی جائے۔

روزنامہ اسلام لاہور

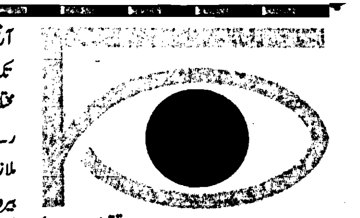
پیر 28 ربیع الاول 1431ھ مطابق 15 مارچ 2010ء

Daily UMMAT Karachi
روزنامہ امت کراچی
روزنامہ ''امت'' کراچی (3) ہفتہ 20 مارچ 2010ء

زید حامد کی بیوی نے گمراہ عقائد سے بغاوت کر دی

یوسف کذاب کا قریبی ساتھی اہلیہ کو اپنے مشن پر چلانا چاہتا تھا - انکار پر تشدد بھی کرتا رہا آخر کار طلاق دے دی - 1992ء میں کراچی کے حالات سے گھبرا کر والدین کا لاڈلا زید حامد اہل خانہ کو لے کر راولپنڈی جا بسا تھا - خصوصی رپورٹ

علی جبران



مفتی مولانا سعید احمد جلال پوری کے قتل کی ایف آئی آر میں نامزد ملزم زید حامد صرف خود ہی یوسف کذاب کا پیروکار نہیں تھا بلکہ اس نے اپنی دین دار اہلیہ کو بھی نبوت کے اس جھوٹے دعویدار کے بتائے ہوئے راستہ پر لگا لیا تھا لیکن بالآخر حق کا بول بالا ہوا اور زید حامد کی اہلیہ ایمان کش فتنے کی فریب کاریوں کو سمجھ گئیں۔ زید حامد نے ہر ممکن کوشش کی کہ کسی طرح اس کی اہلیہ دوبارہ اس کے ''مشن'' میں ساتھ دینے پر آمادہ ہو جائے لیکن اسے ناکامی ہوتی رہی۔ اس مقصد کے لئے پہلے زید حامد نے پہلے اپنی لچھے دار گفتگو کو آزمایا پھر تشدد پر اتر آیا اور جب اس پر بھی برف نہیں پگھلی تو اس نے 26 برس کی رفاقت کے بعد اپنی اہلیہ کو طلاق دے دی۔ زید حامد کی زندگی کا یہ گوشہ پہلی بار منظر عام پر لایا جا رہا ہے۔ ہماری یہ خصوصی رپورٹ ایک سے زائد قسط پر مشتمل ہے آگے چل کر حذکرہ موضوع کی تفصیل بھی آئے گی۔ اس رپورٹ کی تیاری میں زید حامد کے پرانے واقف کاروں اور بعض رشتہ داروں سے حاصل کی گئی مستند معلومات سے مدد لی گئی ہے۔

……☆……☆……☆……☆……☆……

یہ 1985ء کی ایک چمکیلی دوپہر تھی۔ فون کی گھنٹی کافی دیر سے بج رہی تھی سید فیاض الدین نے ریسیور اٹھایا، دوسری جانب کرنل (ر) سید محمود الزمان حامد تھے۔ ہیلو ہائے کے بعد محمود الزمان کا کہنا تھا کہ ''میں نے عربیہ میگزین میں آپ کا آرٹیکل پڑھا، بہت پسند آیا''۔ سید فیاض الدین کافی عرصے تک روزنامہ ''جسارت'' کے چیف ایگزیکٹو رہے اور بعد میں مختلف اخبار و جرائد میں مضامین بھی لکھتے رہے، یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔ ملازمت کے سلسلے میں ان کا زیادہ وقت بیرون ملک سعودی عرب اور انگلینڈ میں گزرا ہے۔ آرٹیکل کے بارے میں توصیفی کلمات کے بعد محمود الزمان نے ملاقات کی خواہش ظاہر کی۔ فیاض الدین صاحب نے کہا، جب چاہیں تشریف لے آئیں اگلے روز ہی محمود الزمان ان کے گھر پر تھے۔ رسمی بات چیت کے بعد محمود الزمان اپنا اصل مدعا زبان پر لائے اور بولے ……''میں اپنے بیٹے سید زید الزمان حامد کو آپ کی غلامی میں دینا چاہتا ہوں''۔ سید فیاض الدین کی بڑی صاحبزادی نصرت جمیل اس وقت جامعہ کراچی میں گریجویشن کر رہی تھیں جبکہ زید الزمان حامد این ای ڈی یونیورسٹی میں زیر تعلیم تھا۔ یہ رشتہ مانگنے سے پہلے لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے کو دیکھ چکے تھے۔ محمود الزمان نے اپنے بیٹے کے لئے رشتہ مانگا تو نصرت جمیل کے اہل خانہ نے چند روز کی مہلت مانگی۔ ہر والدین کی طرح وہ بھی چاہتے تھے کہ لڑکے اور اس کے خاندان کے بارے میں معلومات حاصل کر لیں۔ بالخصوص لڑکے کی عادت و اطوار اور چال چلن سے واقف ہونا ضروری تھا۔ یہ سب کچھ معلوم کرنے کے لئے دونوں خاندانوں کے مشترکہ واقف کاروں اور لڑکے کے دوستوں سے پوچھ گچھ کی گئی۔ ہر طرف سے ''اوکے'' کی رپورٹ آئی تو سید فیاض الدین کے اہل خانہ نے اس رشتے پر آمادگی کا اظہار کر دیا۔ فیاض الدین صاحب چونکہ ایڈمنسٹریشن اور لکھنے لکھانے سے وابستہ تھے لہٰذا انسان کو پرکھنے کی خاصی صلاحیت رکھتے تھے۔ انیس بیس سالہ گورے چٹے نوجوان زید حامد میں انہیں کوئی قابل اعتراض بات نظر نہیں آئی اور انہوں نے اسے خاصا فرمانبردار برخوردار پایا۔ دونوں خاندانوں کی باہمی مشاورت کے بعد طے ہوا کہ نکاح اسی برس کر دیا جائے گا جبکہ رخصتی ایک برس بعد ہوگی۔ نکاح کی تقریب بڑی سادہ تھی، دونوں طرف کے چند افراد نے شرکت کی۔ اس وقت فیاض الدین نارتھ ناظم میں رہائش پذیر تھے۔ نکاح، مسجد اشرف میں قاری جلیل اشرف مرحوم نے پڑھایا تھا۔ یہ مسجد نارتھ ناظم آباد کے بلاک سی اور ڈی کے درمیان واقع ہے۔ اس وقت ون ڈش کا سلسلہ چلا ہوا تھا نکاح کے بعد مہمانوں کے لئے بریانی تھی اور دہی کے کونڈے۔ جبکہ مووی کے کیمرے کی تیز روشنیاں تھیں نہ کیمرے کی فلش چمکی چونکہ زید حامد کے گھر والوں کا کہنا تھا کہ فوٹوگرافی اسلام میں منع ہے لہٰذا تصاویر نہیں بنائی جائیں گی۔ تقریب میں خواتین اور مرد مہمانوں کے بیٹھنے کا انتظام بھی علیحدہ تھا۔ حق مہر بھی چند ہزار روپے رکھا گیا کیونکہ دونوں خاندان مذہبی تھے لہٰذا ان تمام امور پر کسی اعتراض کے بغیر اتفاق کر لیا گیا تھا۔ نکاح کے بعد رخصتی میں ایک برس کا وقفہ تھا۔ سید فیاض الدین کے اہل خانہ کے لئے یہ عرصہ نئے خاندان اور لڑکے کو پرکھنے کے لئے کافی تھا۔ زید حامد کے قریبی دوستوں کا ایک بڑا حلقہ اسلامی جمعیت طلبہ کے لڑکوں پر مشتمل تھا اور وہ خود بھی اسلامی جمعیت طلبہ کا سرگرم کارکن تھا۔ اس زمانے میں اسلامی جمعیت طلبہ کے ایک سرگرم عہدیدار اسداللہ خان ہوا کرتے تھے۔ انہوں نے بھی زید حامد کی فرمانبرداری اور اچھے چال چلن کی توثیق کی تھی لہٰذا بظاہر کسی قسم کے دھوکے یا اندیشوں کا کوئی امکان باقی نہیں رہا تھا لیکن تدبیر اور تقدیر دو الگ چیزیں ہیں۔ اس وقت شاید فیاض الدین اور ان کے اہل خانہ کے ذہن کے ہزارویں گوشے میں بھی یہ بات نہیں تھی کہ یہ ''فتنہ'' آگے چل کر ان کے لئے ایک بھیانک خواب بن جائے گا۔

……☆……☆……☆……☆……☆……



وقت کا پہیہ چلتا رہا اور رخصتی کا وقت آ پہنچا۔ زید حامد کے اہل خانہ نے کسی خاص جہیز کا مطالبہ نہیں کیا تھا تاہم سید ضیاالدین نے زیورات، فریج اور فرنیچر سمیت وہ تمام ضروری اشیا جہیز میں دیں جس کا اس وقت رواج تھا۔ بارات کشمیر روڈ پر واقع ایک شادی ہال میں آئی تھی جبکہ ولیمہ شاہراہ فیصل پر واقع ایک گارڈن میں ہوا تھا جہاں آج کل لال قلعہ ریسٹورنٹ ہے۔ اس وقت تک نصرت جمیل نے جامعہ سے گریجویشن کر لیا تھا جبکہ زید حامد نے این ای ڈی یونیورسٹی سے بی ای کی ڈگری حاصل کی۔ زید حامد کی ابتدائی ازدواجی زندگی بڑی خوشگوار تھی، پہلے بچے کی پیدائش پر خوشیاں دگنی ہو گئیں، لڑکے کا نام اسامہ رکھا گیا۔ یہ وہ دور تھا جب افغانستان میں سوویت یونین کیخلاف جہاد ہو رہا تھا اور پاکستان سے نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد جوق در جوق جہاد کے لئے افغانستان جا رہی تھی چونکہ اب زید حامد کا شمار اسلامی جمعیت طلبہ کے متحرک اور جوشیلے کارکنوں میں ہونے لگا تھا لہٰذا ذہنی طور پر وہ بھی جہاد کی طرف راغب ہوتا چلا گیا لیکن جو لوگ زید حامد کو قریب سے جانتے تھے، انہیں معلوم تھا کہ زید حامد کے دل میں جہاد کے جذبے سے زیادہ خودنمائی اور شہرت کی بھوک تھی۔ ذاتی تشہیر اور نامور لوگوں سے تعلقات بنانے کے حوالے سے جو بے چینی، اس کے وجود میں بھری تھی، اسے کسی لمحے قرار نہیں لینے دیتی تھی۔ وہ ہر وقت دامن خیال پر اپنے ''شاندار'' مستقبل کے نقشے کھینچتا اور محو کر دیتا تھا لیکن زمانہ بھی اس کے لئے موافق نہیں ہوا تھا۔

……☆……☆……☆……☆……☆……

زید حامد کا اصل نام سید زید الزمان حامد ہے۔ جب وہ یوسف کذاب کا نام نہاد خلیفہ بنا تھا تو اس وقت اپنے نام کے

(باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 3)

زیر نظر رپورٹ کے حوالے سے زید حامد اپنا مؤقف دینا چاہتے ہیں تو اسے امت کے ایڈریس پر بھجوا سکتے ہیں، اگر وہ واضح اور دوٹوک الفاظ میں یوسف کذاب کو مرتد قرار دینے پر آمادہ ہیں تو ہم اسے نمایاں طور پر شائع کرنے کے لئے تیار ہیں۔



بقیہ نمبر 3

ساتھ والد کے نام کا حصہ زمان لگایا کرتا تھا اور آج کل والد کے نام کا جز ہٹا کر خود کو صرف زید حامد کہلواتا ہے۔ دراصل حامد اس کے دادا کا نام تھا۔ بیرسٹر حامد تقسیم ہند سے پہلے ہندوستان کے صوبہ بہار میں بیرسٹر تھے۔ یوں زید حامد کے والد کا تعلق صوبہ بہار سے ہے جبکہ والدہ کشمیری ہیں۔ زید حامد 14 مارچ 1964ء کو کراچی میں پیدا ہوا، چار بہن بھائیوں میں سب سے بڑا ہے۔ پہلی اولاد ہونے کے ناطے اپنے والدین کا حد سے زیادہ لاڈلا تھا اور اب بھی ہے۔ اس کے گھر کے حالات کو قریب سے جاننے والے یہاں تک کہتے ہیں کہ نازونعم میں پلے زید حامد کی خواہشات کے آگے، شروع سے ہی اس کے والدین ہتھیار پھینکتے چلے آئے ہیں۔ زید حامد کے دیگر دو چھوٹے بھائی جونی اور دانی ہیں۔ ان میں سے ایک انجینئر اور دوسرا آرٹسٹ ہے جبکہ اکلوتی بہن کا انتقال ہو چکا ہے۔ زید حامد نے بچپن، لڑکپن اور نوجوانی کا زمانہ کراچی میں گزارا۔ رہائش پی ای سی ایچ سوسائٹی میں تھی۔ 1980ء میں اس نے حبیب پبلک اسکول سے میٹرک کیا پھر کالج گیا اور 1983ء میں این ای ڈی یونیورسٹی میں داخلہ لیا۔ دور طالبعلمی سے ہی زید حامد چرب زبان، بلند بانگ دعوے کرنے والا جوشیلا نوجوان، جھوٹی سچی معلومات بیان کر کے مخالفین پر اپنی دھاک بٹھانے کا ماہر تھا جبکہ خطابت کی صلاحیت سے اپنے گرد مجمع لگا لینے کے "فن" میں بھی وہ طاق تھا، آگے چل کر یہ تمام "خصوصیات" اس کے بڑے کام آئیں۔

☆......☆......☆......☆......☆......

زید حامد کے قریبی جاننے والوں کا کہنا ہے کہ جس زمانے میں افغانستان میں سوویت یونین کیخلاف جہاد جاری تھا۔ زید حامد بھی اس دوران دو تین بار افغانستان گیا، وہاں جا کر اس نے جہاد کے بجائے معروف جہادی رہنماؤں جلال الدین حقانی، گلبدین حکمت یار، احمد شاہ مسعود اور استاد ربانی تک رسائی کی کوشش کی۔ وہ چاہتا تھا کہ ان میں سے کسی رہنما کے ساتھ اس کے تعلقات ہو جائیں تا کہ اس کی شہرت حاصل کرنے کی فطری خواہش پوری ہو سکے۔ واقفان حال کا کہنا ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح گلبدین حکمت یار اور استاد ربانی سے ایک آدھ ملاقات کرنے میں کامیاب ہو گیا اور پھر اس نے پاکستان آ کر اپنی اس "کامیابی" کو کیش کرایا۔ وہ کراچی میں خود کو گلبدین حکمت یار اور ربانی کا ترجمان بتا کر لوگوں کی توجہ حاصل کیا کرتا تھا۔ پروپیگنڈے کی صلاحیت نے اس کا کام مزید آسان کر دیا تھا، وہ پشتو، فارسی اور انگلش بولنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔ لوگوں پر دھاک بٹھانے میں یہ چیز بھی کام آئی۔ اس دوران اپنے قریبی دوستوں کے ساتھ ملکر مسلم ایڈ کے پلیٹ فارم سے وہ فنڈز بھی اکٹھا کرتا رہا۔ افغان جہاد کے حوالے سے ایک ویڈیو فلم بھی اس کے ہاتھ لگ گئی تھی جسے وہ کراچی میں مختلف تقاریب کے دوران چلا کر لوگوں کو دکھایا کرتا تھا اور دعویٰ کرتا تھا کہ یہ اس نے ہی تیار کی ہے۔ ان تمام ہتھکنڈوں کے باوجود مقبول و معروف ہونے کی جو "تڑپ" اس کے دل میں تھی وہ پوری ہوتی نظر نہیں آ رہی تھی۔ افغان جہاد ختم ہوا تو اس کی زندگی میں بھی ٹھہراؤ آ گیا۔ یہ 1992ء کا برس تھا، کراچی میں متحدہ قومی موومنٹ کیخلاف آپریشن شروع ہو چکا تھا۔ شہر کے حالات خاصے خراب تھے، لسانی فسادات زوروں پر تھے، چلتی کاروں سے لوگوں پر فائرنگ کے واقعات عام تھے، بوری بند لاشیں ملنا معمول تھا۔ ان حالات میں زید حامد کے والد، کرنل (ر) سید محمود الزماں حامد خاصے فکر مند اور پریشان رہا کرتے تھے۔ وہ اپنے قریبی عزیزوں کو اس طرح کے مشورے دیتے پھرتے تھے۔ "حالات خراب ہیں، کچھ بھی ہو سکتا ہے، راشن وغیرہ اسٹاک کر لو"۔ زید حامد کے دل میں بھی عدم تحفظ کا احساس بڑھتا جا رہا تھا۔ ایک روز اس نے اپنے والد کو مشورہ دیا کہ کراچی چھوڑ کر راولپنڈی منتقل ہو جاتے ہیں، جہاں اس کے ننھیال کے خاصے رشتہ دار رہائش پذیر تھے اور ان میں سے کافی فوج میں تھے۔ زید حامد کا استدلال تھا کہ راولپنڈی میں ہم خاصے محفوظ رہیں گے، کراچی اب رہنے کے قابل نہیں رہا ہے۔ والدین نے پہلے بھی کبھی اپنے لاڈلے بیٹے کے مشوروں اور تجاویز سے اختلاف نہیں کیا تھا چنانچہ اس بار بھی زید حامد کی اس تجویز سے اتفاق کرتے ہوئے کراچی سے بوریا بستر گول کر کے راولپنڈی میں مستقل رہائش اختیار کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا۔ پی ای سی ایچ ایس کے بلاک 6 میں واقع مکان نمبر 13، بی فروخت کر دیا گیا اور پورا خاندان چکلالہ اسکیم III، راولپنڈی کے ایک مکان میں منتقل ہو گیا۔

☆......☆......☆......☆......☆......

راولپنڈی آ کر زید حامد نے کچھ عرصے برکس نامی ایک سیکورٹی کمپنی میں ملازمت کی، یہاں وہ منیجر تھا۔ کچھ عرصے بعد اس نے یہ ملازمت چھوڑ دی اور براس ٹیکس کے نام سے ایک کمپنی کی بنیاد رکھی۔ اس کمپنی کو اس نے "تھنک ٹینک" کا نام دیا۔ جس کا کام علاقائی اور بین الاقوامی سیاسی ایشوز اور ان کے پاکستان کی سیکورٹی اور مفادات پر اثرات کے حوالے سے تجزیے اور رپورٹس بنانا تھا۔ زید حامد خود کو دفاعی تجزیہ نگار کے طور پر متعارف کراتا تھا حالانکہ اس کی معلومات کا واحد ذریعہ انٹرنیٹ کی مختلف ویب سائٹس تھیں لیکن اس تمام "جدوجہد" کے باوجود شہرت پھر بھی اس سے روٹھی رہی۔ یہ غالباً 1993ء کی بات ہے جب یوسف علی نامی ایک شخص اس کی زندگی میں داخل ہوا، یہی اس کی زندگی کا ٹرننگ پوائنٹ تھا۔

☆......☆......☆......☆......☆......

یوسف علی، فوج سے ریٹائرڈ تھا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد اسے اسلامی حلقوں کی سفارش پر قبرص بھیجا گیا تھا، جہاں او آئی سی کا ایک مستقل یوتھ کیمپ تھا، کیونکہ اس وقت تک یوسف علی کے ذہن میں فتور نہیں آیا تھا اور کسی کو اندازہ نہیں تھا وہ آگے چل کر کیا گل کھلائے گا۔ یوسف علی کو اس کیمپ کے سپروائزر اور ایڈمنسٹریٹر کی ذمہ داریاں تفویض کی گئی تھیں۔ اس وقت قبرص کے صدر رؤف ڈینک تاش (RAUF DENKTASH) تھے۔ کچھ عرصے بعد ڈسپلن کی خلاف ورزی پر یوسف علی کو یوتھ کیمپ کی ملازمت سے برطرف کر دیا گیا۔ جس کے بعد اس نے سعودی عرب میں ایڈجسٹ ہونے کی کوشش کی لیکن وہاں وہ جس ادارے میں بھی گیا، اسے فوری نکال دیا گیا۔ قریبی لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ وہ وقت تھا، جب مذہب کے حوالے سے ذہنی طور پر یوسف علی کذاب کے بھٹکنے کا آغاز ہوا تھا۔ وہ نعوذباللہ کبھی خود کو خدا کے برابر قرار دینے کی کوشش کرتا اور کبھی نعوذباللہ مدعی نبوت کا دعویٰ کرتا۔ ادارے کے لوگ جب اس کے ان ملحدانہ خیالات کی شکایات انتظامیہ سے کرتے تو وہ صاف مکر جایا کرتا تھا۔ ان حرکات کی وجہ سے بالآخر یوسف علی کو سعودی عرب چھوڑنا پڑا اور وہ واپس پاکستان آ گیا۔

☆......☆......☆......☆......☆......

زید حامد کی یوسف علی کذاب سے پہلی ملاقات کب ہوئی۔ یہ کہنا مشکل ہے تاہم 1993ء میں اس کا تعلق یوسف علی سے ہو چکا تھا اور اس وقت یوسف کذاب لاہور میں رہائش پذیر تھا۔ پھر ایک روز زید حامد اسے لے کر کراچی آیا اور اسے اپنے حلقے کے لوگوں اور دوست احباب کے ساتھ متعارف کرایا زید حامد اپنے جاننے والوں سے کہا کرتا تھا کہ یہ ایک ایسا بزرگ ہے، جس کے پاس یہ روحانی طاقت ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرا سکتا ہے۔ جلد ہی درجنوں افراد یوسف کذاب کے جال میں پھنس کر گمراہ کن عقائد کے اسیر ہو گئے۔ ان میں نوجوانوں کی تعداد زیادہ تھی، حتیٰ کہ بعض لوگوں نے یوسف کذاب کے ایک اشارے پر اپنی گاڑیاں، مکان اور بڑی رقوم بھی اس کے حوالے کرنی شروع کر دیں۔ اس کے بعد یوسف کذاب کا لاہور اور کراچی آنا جانا لگا رہا اور یہ ذمہ داری زید حامد نبھاتا تھا۔ کچھ عرصے میں ہی بھٹکنے والوں کی تعداد ڈھائی تین سو ہو گئی یوسف کذاب باقاعدہ فرمائش کر کے چیزیں مانگا کرتا تھا۔ اس کے فریب میں مبتلا اکثر لوگ یہ خیال کیا کرتے تھے کہ ان کا "مرشد" محض خلوص قلب اور جوش عقیدت کا امتحان لینے کی غرض سے یہ مطالبہ کر رہا ہے، ورنہ ایسے "صاحب عرفان" کو دنیاوی چیزوں سے کیا لینا؟ اس طرح دھوکے میں وہ لٹتے رہے۔ معصوم لوگوں کو عقیدے سے منحرف کرنا، بھولے بھالے عوام کو ٹھگنا، اوباش اور آبرو باختہ عورتوں کی صحبت میں رہنا، یوسف کذاب نے اپنا مقصد اولیٰ بنا رکھا تھا۔ جبکہ اس کو "مرشد" ماننے والی عام خواتین بھی اس کی خباثت سے محفوظ نہیں تھیں۔ ایک ایسی "مریدنی" کا کہنا ہے، جب اس نے یوسف کذاب سے پردے کے بارے میں دریافت کیا تو یوسف کذاب نے نہایت عاشقانہ لہجے میں اسے کہا...... "تم جیسی خوب صورت عورت کو تو لازمی پردہ کرنا چاہئے۔ ورنہ خطرہ بڑھ جاتا ہے۔" اسی طرح زید حامد کے والد محمود الزمان نے ایک بار اپنے ایک قریبی عزیز کو بتایا کہ اس نے یوسف کذاب کی "عقیدت مند" عورتوں کو اس کے پیر اور جسم دباتے دیکھا تھا۔ (جاری ہے)

روزنامہ امت کراچی
Daily UMMAT Karachi

(۳)

روزنامہ ''امت'' کراچی (9) اتوار 21 مارچ 2010ء

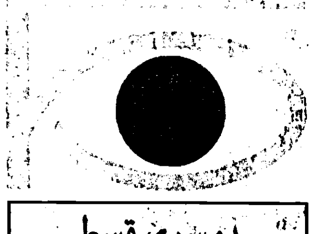
زید حامد نے اپنے والدین کو بھی کذاب کا گرویدہ بنا دیا تھا

سسر آخر تک اس کے ''دام'' میں نہیں آئے - وہ اپنی اہلیہ سے کہا کرتا تھا تمہارے ابو کو میں نے جنت میں جانے کی بشارت دیدی ہے پھر بھی وہ میرے خلاف ہیں - یوسف کذاب کے قتل کے بعد زید حامد طویل عرصے کیلئے منظر عام سے غائب ہو گیا - خصوصی رپورٹ



دوسری قسط

علی جبران



واقفان حال بتاتے ہیں کہ یوسف کذاب کی زناکاری اور سادہ لوح لوگوں سے مال و اسباب کی لوٹ مار میں زید حامد مدد و معاون بنا رہا۔ اپنی چرب زبانی اور جھوٹی سچی معلومات کے زور پر اس نے نہ صرف اپنے والدین کو بھی کذاب کے ملحدانہ خیالات کا حامی بنا لیا تھا بلکہ اس کے بیوی بچے بھی اس فریب کاری کے جال میں پوری طرح آچکے تھے۔

بات صرف یہاں تک ہی آکر نہیں رکی، زید حامد کے اپنے اور اہلیہ کے خاندان کے کئی لوگ بھی کذاب کے گمراہ کن عقائد کے زیر اثر آگئے تھے۔ اس ساری صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے راقم سے زید حامد کے ایک قریبی عزیز کا کہنا تھا..... ''زید حامد نے اپنے ماں باپ کے علاوہ بھائی، بہنوں اور بیوی کو بھی یوسف کذاب کا گرویدہ بنا دیا تھا۔ یوں ہمارے خاندان کے لوگوں میں کذاب کے گمراہ کن خیالات ایک جرثومے کی طرح سرایت کرنے لگے تھے۔'' لیکن زید حامد کیلئے اس کے سسر سید فیاض الدین لوہے کا چنا ثابت ہو رہے تھے۔ زید حامد کی پوری کوشش تھی کہ کسی طرح وہ اپنے سسر کو بھی یوسف کذاب کے معتقدین میں شامل کر لے، تاہم ایمان کے مضبوط اور دین کو پوری طرح سمجھنے والے سید فیاض الدین نہ صرف یہ کہ زید حامد کے فریب میں نہیں آئے بلکہ وہ یوسف کذاب کے ملحدانہ خیالات پر کھلے عام تنقید کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یوسف غلط بھٹک گیا ہے، اگر جلد وہ راہ راست پر نہیں آیا تو عبرتناک انجام سے دوچار ہوگا۔ انہیں داماد جیسے نازک رشتے کا بخوبی اندازہ تھا، یہی وجہ ہے کہ فیاض الدین اور ان کی اہلیہ داماد کی کئی باتوں کو نظر انداز یا برداشت کر لیتے تھے لیکن جب بات ایمان اور عقیدے کی ہو تو پھر مصلحت کا لبادہ اوڑھنا مشکل ہو جاتا ہے، زید حامد اکثر کہا کرتا تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو اب دنیا میں نہیں رہے اور نظر نہیں آتے ہیں اور ہم نے انہیں کتابوں میں پڑھا ہے لیکن نعوذ باللہ یوسف کذاب تو ہمیں چلتا پھرتا نظر آتا ہے۔ سید فیاض الدین نے کئی بار زید حامد کے خیالات پر اس کی سرزنش کی۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ اس نے وقتی طور پر اپنے سسر کو ''زیر'' کرنے کی کوشش ترک کر دی، تاہم ایک بار جب فیاض الدین راولپنڈی گئے ہوئے تھے اور وہاں اپنی بیٹی کے گھر بھی گئے تو موقع دیکھ کر زید حامد ان کے پاس آیا اور بولا...... ''میں آپ سے دین کی کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں۔'' فیاض الدین نے کہا۔ ''شوق سے کرو۔'' زید حامد قرآن پاک لے آیا اور قرآن پاک کھول کر ایک آیت پڑی پھر کہا...... ''یہ وہ کتاب ہے جو کچھ لوگوں کو عطا ہوتی ہے۔'' اس کے بعد اس نے اپنے عجیب و غریب خیالات بیان کرنے شروع کئے جو اس نے اپنے ''مرشد'' یوسف کذاب سے مستعار لئے تھے لیکن فیاض الدین نے اسے یہ کہہ کر بھگا دیا کہ میرا دماغ قرآن پاک کے حوالے سے کوئی اور وضاحت قبول نہیں کر سکتا۔

فیاض الدین کو ''زیر دام'' لانے کی زید حامد کی شاید یہ آخری کوشش تھی۔ اس کے بعد اس نے اپنی اہلیہ سے کہنا شروع کر دیا...... ''تمہارے ابو پتہ نہیں میرے خلاف کیوں ہیں، حالانکہ میں نے انہیں جنتی ہونے کی بشارت دیدی ہے۔''

☆☆☆

زید حامد اور اس کے مزاج کو قریب سے جاننے والے بتاتے ہیں کہ وہ نہایت متلون مزاج شخص ہے۔ کب کون سی قلابازی کھا جائے یہ اندازہ لگانا مشکل ہوتا ہے۔ گھڑی میں رتی اور گھڑی میں ماشہ۔ بلکہ ایک قریبی عزیز کا تو یہاں تک کہنا ہے کہ وہ سو فیصد نفسیاتی مریض ہے۔ اکثر بہت جلد طیش میں آجاتا ہے۔ طیش بھی ایسا کہ منہ سے جھاگ اڑنے لگتی ہے لیکن چند منٹ بعد ہی کسی ندی کی طرح پرسکون ہو جاتا ہے۔ اس عزیز نے وہ مناظر کئی بار دیکھے، جب زید حامد اپنے بچوں پر بری طرح برس پڑا اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ وہ طیش میں کچھ کر جائے گا لیکن کچھ دیر بعد ہی وہ بچوں کو پیار کر رہا تھا اور انہیں گھمانے باہر لے گیا۔ اس رویے کا شکار اکثر و بیشتر اس کی اہلیہ بھی ہوتی رہتی تھی لیکن یہ وہ زمانہ تھا جب اس کی اہلیہ اپنے شوہر زید حامد کے خلاف کوئی بات سننا برداشت نہیں کرتی تھی، اور یوسف کذاب کے بارے میں زید حامد کے جو خیالات تھے، وہ اس سے اتفاق کرتی تھی، ایک طرح سے زید حامد نے اپنے بیوی اور بچوں کو مسمرائز کر رکھا تھا۔ یہ الگ بات ہے کہ بہت بعد میں زید حامد کی بیوی اس کے سحر سے آزاد ہو گئی اور اسے احساس ہوا کہ زید حامد جن عقائد پر کام کر رہا ہے، وہ ایمان کش ہیں لیکن زید حامد کے بچے آج بھی اپنے باپ کے ہمنوا ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ان کا باپ صحیح ہے اور باقی سب غلط۔ زید حامد کے ہاں لڑکے کی پیدائش کے بعد دو بیٹیوں نے جنم لیا تھا، بڑا بیٹا اس وقت میڈیکل کا طالب علم ہے جبکہ ایک بیٹی کالج اور دوسری اسکول میں زیر تعلیم ہے۔ پردے کے بارے میں زید حامد کے خیالات انتہائی سخت تھے اور اپنی اہلیہ اور بیٹی کو اس کا حکم ہوا کرتا تھا کہ ان کے سر کا ایک بال بھی نظر نہیں آنا چاہئے۔ لیکن دلچسپ بات یہ ہے کہ پردے کے بارے میں اس کے یہ نظریات و خیالات صرف اپنی فیملی کی خواتین پر لاگو تھے، باقی خود وہ مخلوط محفلوں میں بے پردہ خواتین کے ساتھ بیٹھنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتا تھا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جس یوسف کذاب کا وہ پیروکار تھا، وہ کذاب، معصوم خواتین کی عزتوں سے کھیلتا رہا اور سب کچھ معلوم ہونے کے باوجود بھی زید حامد خاموش رہا۔

☆☆☆

یوسف کذاب کے ''عقیدت مندوں'' کا حلقہ بڑھتا جا رہا تھا اور اس کے اس مشن میں زید حامد پیش پیش تھا۔ یوسف کذاب کے گمراہ کن عقائد پر مبنی پمفلٹ چھپانا اور انہیں مختلف مساجد کے باہر تقسیم کرانے کا انتظام کرنا۔ یوسف کذاب کے خطابات کے لئے چھوٹی بڑی تقاریب کا اہتمام کرنا۔ یہ سب زید حامد کی ذمہ داریاں تھیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ یوسف کذاب کے جو ''عقیدت مند'' نقد رقوم اور دیگر چیزیں ''نذرانے'' کے طور پر دیا کرتے تھے۔ اس کا حساب کتاب بھی زید حامد کے پاس تھا۔ زید حامد، یوسف کذاب کا اس حد تک مرید ہو چکا تھا کہ اس کی ہر بات کو ''برحق'' سمجھتا تھا۔ اس دوران یوسف کذاب نے ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی بنائی۔ اس نام نہاد ورلڈ اسمبلی کے زیادہ تر اجلاس کذاب کے لاہور ڈیفنس کینٹ میں واقع شاندار بنگلے میں ہوا کرتے تھے، تاہم ایک ایسے ہی اجلاس میں جو لاہور کی مسجد بیت الرضا میں ہوا، یوسف کذاب نے زید حامد کو نعوذ باللہ اپنا خلیفہ اول اور دیگر موجود لوگوں کو صحابی قرار دیا۔ ان افراد کی تعداد 100 کے قریب تھی۔ یوسف کذاب نے اجلاس کے شرکا سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے زید زمان (زید حامد) کو حقیقت عطا کر دی ہے۔ اس کے بعد زید حامد کو خطاب کی دعوت دی گئی اور اس نے خود کو نعوذ باللہ خلیفہ اول قرار دینے پر یوسف کذاب کا شکریہ ادا کیا اور کذاب کے کمالات اور عظمت کی تعریفیں کیں۔ اس سارے پروگرام کی جو ویڈیو اور آڈیو کیسٹ تیار ہوئی تھیں، وہ پولیس ریکارڈ کا حصہ ہے اور اسے جھٹلایا نہیں جا سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ آگے چل کر جب یوسف کذاب پر جھوٹا نبی ہونے کا مقدمہ چلا تو اس ویڈیو اور آڈیو کیسٹ کو عدالت میں ناقابل تردید ثبوت کے طور پر پیش کیا گیا تھا۔ یہ اجلاس 28 فروری 1997ء کو ہوا تھا۔ یوسف کذاب کے خلاف سب سے پہلے میدان میں آنے والے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی تھے۔ انہوں نے نہ صرف یوسف کذاب اور اس کے چیلوں کے خلاف تمام ثبوت و شواہد اکٹھے کئے بلکہ اس بنیاد پر کذاب کے خلاف مقدمہ درج کرا کے اسے گرفتار بھی کرایا۔

☆☆☆

مارچ 1997ء کو جب یوسف کذاب جیل چلا گیا اور اس کے خلاف توہین رسالت کے ... لے سے مقدمہ عدالت میں زیر سماعت تھا ... س نے جیل سے ہی اپنے ''چیلوں'' کے نام ایک خط لکھا، جس میں انہیں ہدایت کی گئی تھی کہ میری غیر موجودگی میں نعوذ باللہ خلیفہ اول زید زمان (زید حامد) کے تمام احکامات پر عمل کیا جائے، اس وقت وہ میرا نائب ہے۔ ادھر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین کی ہدایت پر مقدمے کی پیروی کرنے والے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کو دھمکیاں ملنے کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا، لیکن مولانا شجاع آبادی اپنے مشن پر ڈٹے رہے۔ یوسف کذاب کے خلاف مقدمے کی پیروی کرنے جو لوگ عدالت آتے تھے، ان میں سہیل احمد خان اور زید حامد آگے آگے ہوتے تھے۔ ایک

(باقی صفحہ 9 بقیہ نمبر 12)

بقیہ نمبر 12

روز مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کو زید حامد کا فون آیا۔ زید حامد کا کہنا تھا کہ آپ نے ہمارے حضرت (یوسف کذاب) کے خلاف جو کیس کیا ہوا ہے، اسے واپس لے لیں۔ جب مولانا شجاع آبادی نے انکار کیا تو زید حامد نے کھلی دھمکی دیتے ہوئے کہا...... ''آپ کو اس کا انجام معلوم ہے اور یہ کہ ہمارے حضرت (یوسف کذاب) کی جماعت اگرچہ تھوڑی لیکن کمزور نہیں ہے۔'' جب زید حامد نے دیکھا کہ اس کی دھمکیاں کارگر نہیں ہو رہی ہیں تو پھر اس نے پینترا بدلا، مولانا شجاع آبادی کو مختلف قسم کے لالچ دینے کی کوشش کی، لیکن اس کی یہ کوشش بھی ناکام ہوئی۔ مقدمہ چلتا رہا اور مولانا شجاع آبادی کے پائے استقلال میں کوئی لغزش نہیں آئی، حتیٰ کہ جرم ثابت ہونے پر عدالت نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے ملعون یوسف کذاب کو پھانسی کی سزا سنا دی۔ اس عدالتی فیصلے کی مخالفت میں زید حامد نے روزنامہ ڈان کی 13 اگست 2000ء کی اشاعت میں ایک خط لکھا، جس میں عدالت کے فیصلے کو عدل و انصاف کا خون قرار دیا، لیکن اس سے پہلے کہ عدالت کے اس فیصلے پر عملدرآمد ہوتا، ایک سچے عاشق رسولؐ نے جیل میں ہی یوسف کذاب کو گولی مار کر جہنم واصل کر دیا۔ کذاب کے اس عبرتناک انجام کے بعد اس کے سارے چیلے منظر عام سے غائب ہو گئے۔ حتیٰ کہ چیلہ خاص زید حامد کو بھی سانپ سونگھ گیا اور یہ خاموشی ایک طویل عرصے تک قائم رہی۔ (جاری ہے)

Daily UMMAT Karachi.
روزنامہ امت کراچی

روزنامہ ''امت'' کراچی (6) پیر 22 مارچ 2010ء

تیسری اور آخری قسط

زید حامد نے تشدد کر کے بیوی کو اسپتال پہنچا دیا تھا

اپنے ''مشن'' پر چلنے سے انکار پر مشتعل ہو گیا تھا- اہلیہ کو تیسری اور حتمی طلاق دے کر آج کل الگ مکان میں رہ رہا ہے- آزاد خیال خواتین

سے میل جول پر بھی گھریلو جھگڑے ہوتے رہے- نجی محفلوں میں اب بھی یوسف کذاب کو صوفی قرار دیتا ہے- خصوصی رپورٹ

علی جبران



زید حامد اپنے ''گرو'' یوسف کذاب کے انجام سے خوفزدہ ہو گیا تھا لہٰذا اس نے طویل خاموشی اختیار کرنے میں ہی عافیت جانی۔ اس کے واقف کاروں کا کہنا ہے کہ اس دوران وہ خاصا بے چین اور سہا ہوا رہتا تھا، زیادہ تر وقت اپنی قائم کردہ ''براس ٹیکس کمپنی'' میں گزارا کرتا تھا اور اس انتظار میں تھا کہ فضا کب اس کے لئے سازگار ہوتی ہے۔ دراصل مقدمے کے دوران جب عدالت میں یوسف کذاب کے مرتد ہونے کے ناقابل تردید ثبوت پیش کئے گئے اور اس کی تفصیلات اخبارات و جرائد میں شائع ہوئیں تو متعدد ایسے افراد جو کذاب کی باطنی خباثت سے لاعلم تھے انہوں نے توبہ کرتے ہوئے اپنے راستے الگ کر لئے۔ قریبی عزیزوں کا کہنا ہے کہ ان میں سے ہی ایک زید حامد کی اپنی اہلیہ بھی تھی۔ عدالتی کارروائی میں کذاب کیخلاف پیش کئے جانے والے شواہد کی تفصیلات اخبارات میں پڑھ کر اس پر بھی یہ عقدہ کھل گیا کہ یوسف کذاب ایک بے دین، ملحد اور مرتد تھا۔ یہیں سے میاں بیوی کے درمیان تنازعے کی ابتدا ہوئی کیونکہ اہلیہ کا اصرار تھا کہ زید حامد بھی کذاب کے عقائد و نظریات سے سچی توبہ کر کے تجدید ایمان کرلے لیکن وہ ان عقائد سے تائب ہونے کے لئے تیار نہیں تھا۔ کہا جاتا ہے، جب تلخیاں بڑھنے لگیں اور خاندان کے ہوش مندوں کی ایک بڑی تعداد کا دباؤ بھی بڑھا تو زید حامد نے پینترا بدلتے ہوئے یوسف کذاب کے عقائد سے توبہ کرنے کا ڈھونگ رچایا اور اپنی اہلیہ کو یقین دلایا کہ یوسف کذاب کے ساتھ گزارا ہوا وقت گمراہی کا تھا، اللہ تعالیٰ اسے معاف کرے اور وہ اب سچی توبہ کر کے ایک نئی زندگی کا آغاز کر رہا ہے۔ بعض عزیزوں کے مطابق اس دوران وہ عمرے پر بھی گیا۔ زید حامد کی اس بظاہر تبدیلیوں سے اس کی اہلیہ کسی حد تک مطمئن ہو گئی اور ایک طویل عرصہ بغیر کسی ناخوشگوار ''حادثے'' کے گزر گیا تاہم سات آٹھ برس کے ''صبر'' کے بعد زید حامد نے ایک بار پھر میدان میں آنے کا فیصلہ کرلیا۔

☆☆☆☆☆

زید حامد کو یقین تھا کہ اب لوگ، یوسف کذاب کو بھول چکے ہیں اور اسے اسی وقت کا انتظار تھا۔ وہ اپنے لئے جس سازگار زمانے کا منتظر تھا وہ آچکا تھا لیکن اپنی شاطرانہ سوچ کے مطابق اس بار وہ چولا بدل کر میدان میں اترا۔ سب سے پہلا کام اس نے یہ کیا کہ زید زمان کے بجائے زید حامد کا نام اختیار کیا، مبادہ پرانا نام استعمال کرنے کے سبب کسی کا ذہن پھر یوسف کذاب سے اس کے تعلق کی طرف نہ چلا جائے۔ یہ غالباً 2004ء کے اواخر یا 2005ء کے اوائل کی بات ہے جب مختلف اخبارات و جرائد میں زید حامد کے نام سے لکھے گئے مضامین لوگوں کی نظروں سے گزرنے لگے۔ یہ مضامین زیادہ تر دفاعی اور سیکورٹی امور سے متعلق ہوا کرتے تھے۔ کبھی وہ پاکستان کیخلاف امریکی، بھارتی اور اسرائیلی گٹھ جوڑ کے قصے بیان کرتا۔ کبھی مذہب اور تاریخ اسلام کے موضوعات پر طبع آزمائی کرتا۔ لوگوں کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ یہ وہی زید حامد ہے، جو یوسف کذاب کا نام نہاد ''خلیفہ'' اور دست راست ہوا کرتا تھا۔ کچھ ہی عرصے بعد اسے الیکٹرونک میڈیا جیسے طاقتور ''ہتھیار'' تک بھی رسائی حاصل ہو گئی پھر ایک نجی ٹی وی چینل پر اس نے اپنی کمپنی کے نام کی مناسبت سے ''براس ٹیکس ود زید حامد'' نامی پروگرام بھی شروع کیا اور لوگ اسے ایک دفاعی اور سیکورٹی تجزیہ نگار کی حیثیت سے جاننے لگے۔ وہ دیگر نجی ٹی وی چینلز کے مختلف ٹاک شوز میں بھی آنے لگا، اس کے خیالات امریکہ اور اسرائیل مخالف تھے اور خود کو وہ ایک ''مرد مجاہد'' کے طور پر پیش کرتا تھا۔ دراصل وہ اس نقطے پر پہنچا تھا کہ موجودہ فضا میں اگر امریکیوں اور اسرائیلیوں کیخلاف گرجتے برستے جذبات لے کر میدان میں اترے اور طالبان و جہاد کے حق میں زوردار تقریریں کرے تو کم از کم نئی نسل کی ایک قابل ذکر تعداد کو اپنے پُرفریب خیالات کے سحر میں جکڑ سکتا ہے اور جب ایک بڑی تعداد اس کے فریب میں آجائے گی تو پھر وہ اپنے اصل مقصد کی طرف آسکتا ہے تاکہ اپنے زیر اثر لوگوں پر یوسف کذاب کے عقائد کا احیا کرسکے۔ وہ اپنے انداز بیان اور ''زور خطابت'' سے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کرتا کہ مذہب، فلسفہ، تاریخ اسلام، تاریخ عالم اور سیکورٹی و دفاعی امور پر اس سے زیادہ معلومات اور کسی کو نہیں۔ ایک قریبی رشتہ دار نے بھانڈہ پھوڑتے ہوئے راقم کو بتایا کہ زید حامد کی اس ساری ''علمیت'' کا انحصار انٹرنیٹ پر ہے اور اس کے لئے اس نے باقاعدہ اسٹاف رکھا ہوا ہے جو اسے مختلف ویب سائٹس سے مطلب کے موضوعات پر مواد تلاش کر کے دیتا ہے اور رٹا لگا لینے کے بعد زید حامد ان ''موضوعات'' پر ''اتھارٹی'' ہو جاتا ہے۔ اسی عزیز کے بقول زید حامد نے باتوں ہی باتوں میں خود کئی بار اسے کہا ہے کہ ''یہ کتابیں وغیرہ کیا ہوتی ہیں؟ ''گوگل'' میں سب کچھ موجود ہے۔ انٹرنیٹ کے دور میں کتابوں پر وقت ضائع کرنے کا کیا فائدہ ہے؟'' اس کے برعکس لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ زید حامد نے مختلف موضوعات پر کتابوں کا گہرا مطالعہ کر رکھا ہے۔

☆☆☆☆☆

خصوصی رپورٹ کی آخری قسط نذر قارئین ہے۔ یہ ذاتی لڑائی جھگڑے کا معاملہ نہیں، ایک خالصتاً دینی معاملہ ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ زید حامد کو راہ راست پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ اس کی صلاحیتیں اسلام اور پاکستان کی سربلندی کے لئے استعمال ہو سکیں۔ اگر آج بھی وہ یوسف کذاب کو واشگاف الفاظ میں مرتد قرار دے کر توبہ کر لے تو یہ تمام مسلمانوں کے لئے باعث خوشی ہو گا۔ ادارہ امت ایک بار پھر زید حامد کو پیشکش کرتا ہے کہ اگر وہ اس رپورٹ کے جواب میں اپنا موقف دینا چاہتے ہیں تو ہم اسے ان ہی صفحات پر تفصیل کے ساتھ من و عن شائع کرنے کے لئے تیار ہیں۔

تصحیح

زید حامد کی اہلیہ نصرت جمیل بہنوں میں دوسرے نمبر پر ہیں جبکہ وہ بھی این ای ڈی یونیورسٹی میں ہی زیر تعلیم تھیں۔ پہلی قسط میں غلطی سے انہیں سید فیاض الدین کی سب سے بڑی بیٹی لکھنے کے علاوہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ جامعہ کراچی میں پڑھتی تھیں۔

زید حامد کا تیر تقریباً نشانے پر بیٹھ رہا تھا اور رفتہ رفتہ اس کے ٹی وی پروگرام دیکھنے والے اور مضامین پڑھنے والوں کی ایک بڑی تعداد اسے ''مرد مجاہد'' سمجھنے لگی تھی، ان میں نوجوان زیادہ تھے۔ ''فیس بک'' پر اس کے مداحوں کی تعداد بڑھتی رہی اور ہزاروں تک پہنچ گئی چونکہ لوگوں نے زید حامد کی شخصیت کا صرف ظاہری رخ دیکھا ہے اور اس کے باطن سے ناواقف ہیں، جس میں اب تک یوسف کذاب چھپا بیٹھا ہے۔ اس کا ثبوت اس کی ازدواجی زندگی میں گھلنے والا زہر ہے۔

☆☆☆☆☆

ٹی وی چینلز پر لوگوں کے سامنے اگرچہ خود کو زید حامد ایک ''مجاہد'' کے روپ میں پیش کر رہا تھا لیکن اپنے اندرونی حلقوں میں اس نے دوبارہ یوسف کذاب کے عقائد کا پرچار کرنا شروع کر دیا تھا۔ اس کی تصدیق اس کے کئی قریبی لوگوں نے کی۔ زید حامد کی اہلیہ نصرت جمیل ان میں سے ایک تھیں، جنہیں زید حامد نے اپنے پرانے ''مشن'' پر چلنے کے لئے مجبور کرنا شروع کر دیا تھا، انکار پر بات تلخی اور اور بعض اوقات تشدد پر بھی پہنچ جاتی تھی۔ جب قریبی عزیزوں تک بھی اس لڑائی جھگڑے کی باتیں پہنچنے لگیں تو ان سے زید حامد کا کہنا ہوتا تھا کہ ''نصرت میرے ''مشن'' میں ساتھ نہیں دے رہی ہے''۔ یہ غالباً 2005ء کی بات ہے۔ ایک روز شدید تلخ کلامی کے بعد زید حامد نے اپنی اہلیہ کو ایک طلاق دیدی اور اپنا کمرہ الگ کرلیا۔ قریبی عزیز کے مطابق اس وقت اس کے سسر سید فیاض الدین انگلینڈ میں تھے انہیں

(باقی صفحہ 4 بقیہ نمبر 1)



بقیہ نمبر 1

اس سانحہ کی اطلاع بذریعہ فون ملی۔ اسی دوران ایک روز سید فیاض الدین کو زید حامد کے آٹھ ایس ایم ایس موصول ہوئے۔ انگریزی میں بھیجے گئے ان ایس ایم ایس کا مفہوم یہ تھا کہ "آپ کی بیٹی بہت خراب ہے، شوہر کی فرمانبردار نہیں، میرے احکامات پر نہیں چلتی اور خاص طور پر میرے "مشن" میں ساتھ دینے پر آمادہ نہیں ہے"۔ اس کے علاوہ چند اوٹ پٹانگ اور بے ربط باتیں بھی تھیں۔ جواب میں سید فیاض الدین نے ایس ایم ایس بھیجا کہ "میں تمہیں نفسیاتی مریض سمجھتا ہوں، تم نے جتنے ایس ایم ایس بھیجے ہیں انہیں غور سے دوبارہ پڑھو تو تمہیں خود اندازہ ہو جائے گا کہ ان میں تسلسل نام کو نہیں ہے"۔ خیر کچھ عرصے بعد اپنی فطرت کے مطابق زید حامد نے قلابازی کھائی اور طلاق کی مدت ختم ہونے سے پہلے ہی اپنی بیوی سے رجوع کر لیا۔ ایک قریبی عزیز کے مطابق میاں بیوی کے درمیان جھاں تنازعہ کا بنیادی سبب یہ تھا کہ نصرت جمیل، شوہر زید حامد کے "مشن" پر چلنے سے انکاری تھیں۔ وہیں ایک وجہ یہ بھی تھی کہ انہیں اپنے شوہر کا عورتوں کے ساتھ آزادانہ میل جول برداشت نہیں تھا کیونکہ ٹی وی چینلز کی دنیا میں آنے کے بعد زید حامد کا فیشن ایبل اور آزاد خواتین سے ملنا جلنا بڑھ گیا تھا اور ایک بیوی ہونے کے ناطے نصرت جمیل کے لئے یہ کسی طرح بھی قابل قبول نہیں تھا۔

☆☆☆☆☆

اہلیہ سے دوبارہ رجوع کر لینے کے بعد زید حامد کی زندگی کی گاڑی پھر پرانے ٹریک پر چلنی شروع ہو گئی۔ ظاہر و باطن کے تضاد سے بھرپور "مشن" چلتا رہا۔ ازدواجی زندگی میں جو اتار چڑھاؤ آیا تھا، وہ ختم نہ ہو سکا۔ بچے بڑے ہو چکے تھے لیکن پوری طرح باپ کے زیر اثر تھے۔ اس دوران ایک بار پھر بات طلاق تک جا پہنچی۔ دوسری طلاق دینے کے بعد زید حامد نے پھر اپنا کمرہ اہلیہ سے الگ کر لیا لیکن چند روز بعد قریبی رشتہ داروں کے درمیان میں پڑنے پر اس نے دوبارہ بیوی سے رجوع کر لیا۔ اس وقت کسی کے ذہن میں یہ خیال بھی نہیں تھا کہ آگے چل کر زید حامد اپنی اہلیہ کو تیسری اور حتمی طلاق بھی دینے والا ہے۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے زید حامد کے ایک قریبی رشتے دار نے راقم سے کہا "شریعت زید حامد کے ہاتھ میں ایک کھلونا ہے"۔

☆☆☆☆☆

لوگوں میں نمایاں اور مقبول ہونے کے لئے زید حامد نے اپنی جو تازہ مہم شروع کی، اس کا مقصد پاکستان میں ایک نظریاتی انقلاب برپا کرنا بتایا اور ساتھ ہی شاعر مشرق علامہ اقبالؒ کے افکار سے نوجوان نسل کو روشناس کرانے کا نام نہاد چولا پہنا۔ اپنی اس مہم میں اسے ایک معروف خاتون فیشن ڈیزائنر اور مقبول نوجوان گلوکار کی سپورٹ بھی حاصل ہو گئی۔ نوجوان نسل کو زیادہ سے زیادہ اپنی طرف راغب کرنے کے لئے آج کل یہ گروپ ملک بھر کے مختلف تعلیمی اداروں میں لیکچر دیتا پھرتا ہے۔ یوسف کذاب نے زید حامد کو اپنا جو "خلیفہ" بنایا تھا، یہ بھوت اب بھی اس پر پوری طرح سوار ہے اور اپنے قریبی لوگوں سے زید حامد یہ کہتا پھرتا ہے کہ پاکستان میں نظریاتی انقلاب لا کر وہ خلافت قائم کرنا چاہتا ہے اور ظاہر ہے کہ "خلیفہ" وہی ہو گا۔ اگرچہ اس سوچ کی حیثیت شیخ چلی کے خواب سے زیادہ نہیں۔

☆☆☆☆☆

زید حامد کی اہلیہ کی ان تمام معاملات پر گہری نظر تھی اور انہوں نے جب دیکھا کہ ان کا شوہر اندر سے اب بھی یوسف کذاب کے عقائد و نظریات کا علمبردار اور اس کی سوچ کا داعی ہے بلکہ اس کی اس کیفیت میں شدت آتی جا رہی ہے ساتھ ہی آزاد خیال عورتوں کے ساتھ اس کا میل جول بھی بڑھتا جا رہا ہے تو گھریلو جھگڑوں کا ایک نیا دور شروع ہو گیا اور یہ سلسلہ اس بار تیسری اور حتمی طلاق پر آ کر ختم ہوا۔ ایک قریبی عزیز کے مطابق اب زید حامد نے اپنی اہلیہ کے ساتھ مار پیٹ شروع کر دی تھی اور اس طرح کے کم از کم دو واقعات ان کے ذاتی علم میں بھی ہیں۔ ان دو واقعات میں سے ایک خاصا سنگین تھا، جب طیش میں آ کر زید حامد نے اپنی اہلیہ کا چہرہ زخمی کر دیا تھا۔ قریبی عزیز بتاتے ہیں "یہ تو میرے علم میں نہیں کہ زید حامد نے اپنی اہلیہ کے چہرے پر مکا مارا تھا یا کوئی اور چیز لیکن چوٹ اتنی شدید تھی کہ اسے اسپتال لے جانا پڑا تھا اور اپنی زخمی اہلیہ کو اسپتال لے کر بھی خود زید حامد گیا تھا"۔ اس واقعہ کے بعد زید حامد کی ازدواجی زندگی میں تناؤ مزید بڑھ گیا تھا اور پھر ایک روز اسی نوعیت کے ایک جھگڑے میں اس نے اپنی اہلیہ کو تیسری اور آخری طلاق دیدی۔ قریبی عزیز کا کہنا ہے "پہلے دی گئی دو طلاقوں کے مقابلے میں اس بار زید حامد نے بیوی سے کمرہ الگ کرنے کے بجائے وہ کرائے کا مکان ہی چھوڑ دیا ہے، جہاں دونوں میاں بیوی بچوں کے ہمراہ رہا کرتے تھے آج کل وہ الگ مکان لے کر رہ رہا ہے۔ شروع میں اپنے تینوں بچوں اسامہ، حیا اور فاطمہ کو ماں سے ملنے بھی نہیں دیتا تھا لیکن فی الحال یہ پابندی ہٹالی ہے، بچے اب بھی پوری طرح باپ کے زیر اثر ہیں"۔ زید حامد کی طرف سے دی گئی تازہ اور تیسری طلاق کے بعد بیوی سے رجوع کرنے کی مدت اگلے مہینے 18 اپریل کو ختم ہو رہی ہے لیکن قریبی واقف کاروں کے مطابق اس بار تجدید تعلقات کا کوئی امکان نہیں کیونکہ زید حامد کی اہلیہ کا کہنا ہے کہ انہوں نے یہ شرط رکھی تھی کہ ان کا شوہر جب تک اپنے گمراہ کن عقائد سے تائب ہو کر واضح الفاظ میں یہ نہیں کہتا کہ اسے ختم نبوتؐ پر پورا یقین ہے اور یوسف کذاب، نبوت کا جھوٹا دعویدار اور مرتد تھا وہ دوبارہ اس شخص کے ساتھ زندگی نہیں گزار سکتی۔ اس کے برعکس زید حامد اب بھی یوسف کذاب کا بھرپور دفاع کرتا ہے اور اسے مرتد قرار دینے کے بجائے کہتا ہے کہ یوسف کذاب، ایک بہت بڑا صوفی تھا۔ اپنی اہلیہ کو تیسری طلاق دینے کے بعد بھی اس نے اپنے سسر سید فیاض الدین سے ملنے اور معافی تلافی کی کوشش کی لیکن اسے گھاس نہیں ڈالی گئی۔ قریبی رشتہ دار کا کہنا ہے "زید حامد ایک معروف فیشن ڈیزائنر سے شادی کرنے کی تیاری کر رہا تھا کہ مولانا سعید احمد جلالپوری کے قتل کی ایف آئی آر میں وہ ملزم کے طور پر نامزد ہو گیا۔ اس پر وہ خاصا گھبرایا ہوا ہے اور اپنی بے گناہی کے سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے لئے مختلف علمائے کرام سے رابطوں میں مصروف ہے"۔

منگل23 مارچ 2010ء

روزنامہ امت کراچی

''دیتے ہیں دھوکہ یہ بازی گر کھلا''

منظر۔ پس منظر

کاشف حفیظ صدیقی

صورت حال کچھ ایسی سامنے آگئی ہے کہ جھوٹ و مکر کا پردہ چاک کرنے کے علاوہ کوئی اور چارہ نہیں۔ آج زید حامد صاحب کی طرف سے خوب صورت الفاظ سے سچائی کو دھندلا کرنے کی سعی و کاوش کی جارہی ہے۔ ہماری زید حامد سے نہ کوئی ذاتی عداوت ہے، نہ رنجش، نہ پرخاش۔ یہ سارا معاملہ عشق نبیؐ اور نبوت کے مراتب کی کاملیت اور اکملیت کو تسلیم کرنے کا ہے۔ صحیح بخاری کی حدیث ہے کہ ''آخری زمانے میں مکر و فریب کرنے والے جھوٹے لوگ ہوں گے، جو تمہارے سامنے نئی نئی باتیں کریں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی نہ ہی تمہارے آباؤ اجداد نے۔ تم ان لوگوں سے اپنے آپ کو بچا کر رکھنا اور ان کو اپنے سے دور رکھنا، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں اور تمہیں کسی فتنے میں نہ ڈال دیں''۔

زید حامد صاحب کی طرف سے ایک پریس ریلیز جاری کی گئی، جس میں لفظوں کی جادوگری بے شک تھی لیکن اس میں جان بوجھ کر بعض حقیقتوں کو چھپایا گیا ہے، ضرورت ہے کہ اس تحریر کا جائزہ لیا جائے اور سچائی واضح کی جائے۔ براس ٹیک کے لیٹر پیڈ سے نکالی گئی اس پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ ''میں سید زید زمان حامد، اللہ وحدہ لاشریک کو اپنا مالک حقیقی اور اپنا معبود مانتا اور سمجھتا ہوں اور حضور ﷺ کی نبوت و رسالت میں کسی کو شرکت حاصل ہے اور نہ ہی اللہ کی ذات وصفات میں کوئی شریک ہے۔ میرا ایمان، عقیدہ اور نظریہ یہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی اور رسولؐ ہیں۔ آپؐ کے بعد جو شخص دعویٰ نبوت و رسالت و خود ساختہ مہدیت کا دعویٰ کرے یا اپنے آپ کو خلفائے راشدین سمیت کسی ادنیٰ صحابی کے مقام و مرتبہ پر فائز سمجھے وہ شخص بلا تفریق جھوٹا، مکار، کذاب اور اختراپرداز اور ملعون ہے''۔

''ہم واضح اعلان کرتے ہیں کہ یوسف علی کی فکر، سوچ اور نظریات سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ اس کو قتل ہوئے برسوں ہو چکے اور اب اس کا معاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔'''' تمام مسلمانوں کی تسلی اور شریعت کے تقاضوں کو پورا کرنے کیلئے ہم نے شرعی اور قانونی طور پر تمام شرائط کو پورا کردیا ہے اور اپنا عقیدہ توہین و رسالت واضح کردیا ہے۔ میں اللہ کے فضل و کرم سے اور حضور اکرم کی محبت میں ایک دفعہ پھر اعلان کرتا ہوں کہ حضرت محمدؐ پر ایمان نبوت رکھتا ہوں۔ آپؐ کے بعد کسی مدعی نبوت، کذاب، ملعون، مردود، کافر اور ملحد کے ساتھ میرا دینی و مذہبی اعتبار سے کوئی تعلق نہ تھا، نہ ہے اور کبھی رہے گا انشاءاللہ۔ ایسے ہر شخص کو عقیدہ ختم نبوت کے فلسفہ کی بنیاد پر کافر اور مرتد سمجھتا ہوں''۔

یہاں جناب زید حامد نے دو اہم باتیں کی ہیں۔ نمبر 1 یوسف علی (یوسف کذاب) سے اعلان لاتعلقی کہ اس کی فکر، سوچ

اور نظریات سے ہمارا کوئی تعلق نہیں اور دوم یہ کہ اس کے ساتھ نہ ان کا دینی و مذہبی اعتبار سے کوئی تعلق ''تھا'' اور نہ ''ہے'' اور نہ کبھی رہے ''گا'' یہاں ''تھا'' اور نہ ''ہے'' اہم الفاظ ہیں۔

آیئے ہم پہلے اس دعوے کی تحقیق کر لیں کہ ان کا تعلق یوسف کذاب سے نہ کبھی ''تھا'' اور نہ ''ہے''۔ مسئلہ صرف اتنا ہے کہ قصۂ یوسف کذاب کوئی زمانہ قبل از مسیح کا نہیں کہ اس کردار سے اور اس کردار کے حواریوں کو دیکھنے، سننے، جاننے، پہچاننے، برتنے اور ملنے والے افراد اب دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں۔ صرف دعوے نہیں بلکہ چشم دید گواہ موجود ہیں، جنہوں نے موصوف کو کذاب کے دائیں، بائیں، آگے، پیچھے دیکھا ہے۔ کیا آج تک جناب زید حامد صاحب نے ایک دفعہ بھی لاہور کی مسجد بیت الرضا کی اس تقریب کی حقیقت سے انکار کیا جس میں یوسف کذاب نے اپنے نام نہاد سو صحابہ کی موجودگی کا اعلان کیا تھا۔ اس تقریب میں اس کاذب نے ایک طویل تقریر کی اور یہ جملہ بھی کہا کہ ''بھئی صحابہ وہی ہیں نا، جس نے صحبت رسولؐ میں ایمان کے ساتھ وقت گزارا اور اس پر قائم ہو گیا ہو اور رسول اللہ ہیں ناں اور اگر ہیں تو ان کے صاحب بھی ساتھ ہیں۔ اس صاحب کے جو مصاحب ہیں وہی تو صحابی ہیں''۔ اس تقریر میں یوسف کذاب آگے جا کر اعلان کرتا ہے کہ ''ان اصحاب میں ایک ایک کا تعارف کروانے کا جی چاہتا ہے لیکن ہم صرف دو کا تعارف کروائیں گے......اور دوسرا تعارف اس نوجوان صحابی، اس نوجوان ولی کا کردار ہو گا جس کے سفر کا آغاز ہی صدیقیت سے ہوا ہے اور جس رات ہمیں نیابت مصطفیٰ عطا ہوئی تھی، اگلی صبح ہم کراچی گئے تھے اور سب سے پہلے وابستہ ہونے اور وارفتہ ہونے والے سید زید زمان ہی تھے۔ آئیں سید زید زمان''۔

اب دیکھیں کہ کل کے زید زمان اور آج کے زید حامد کہتے کیا ہیں کہ جن کا دعویٰ ہے کہ ان کا یوسف کذاب سے دینی و مذہبی لحاظ سے کوئی تعلق نہ تھا نہ ہے اور نہ رہے گا۔ ''برسوں ایک سفر کی آرزو رہی، کتابوں میں پڑھا تھا، چالیس چالیس سال پچاس پچاس سال چلّے کئے جاتے تھے، ریاضت اور مجاہدہ ہوتا تھا، میرے آقا ﷺ کی انتہا سے انتہائی شدید انتہائی محبت کے بعد، ایک طویل سفر، ریاضت و مجاہدے کا گزارا جاتا تھا تو آقا کی زیارت ہوتی تھی۔ ایک سفر کا آغاز، ہمیشہ سے یہ پڑھا اور سنا اور خوف یہ کہ کہاں ہم کہاں یہ ماحول! کہاں یہ دور! کس کے پاس وقت ہے کہ برسوں کے چلّے کرے، کس کے پاس وقت ہے کہ صدیوں کی عبادتیں کی جائیں اور پھر صرف دیدار نصیب ہو۔ تڑپ تو تھی کہ صرف زیارت و دیدار ایسا نصیب ہو کہ اس جہاں میں نہیں، صرف لامکاں میں نہیں، ثم الوریٰ، ثم الوریٰ، ثم الوریٰ، وصل قائم رہے، تو ایک راز سمجھ میں آیا کہ 'نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں' زہد ہزاروں سال کا اور پیار کی نگاہ ایک طرف، اپنے کسی ایسے پیارے کو دیکھو جو پیار کی نگاہ سے ہو کہ صدیوں کا سفر لمحوں میں طے ہو جائے''۔ یہ تقریر ایک آڈیو کی صورت میں مکمل طور پر موجود ہے اور انٹرنیٹ پر بآسانی تلاش کی جا سکتی ہے۔ شہید حضرت سعید احمد جلال پوریؒ نے

اپنے کتابچے میں بیس مقامات پر یوسف علی کذاب کے کیس میں سرگرمی کی نشاندہی کی ہے۔ یہ تو معاملہ ''تھا'' کا ہے۔
اب بات کرتے ہیں ''ہے'' کی۔
یہ کوئی دور کی بات نہیں بلکہ نہایت قریب کی ہے۔ فروری 2010ء کے آخر میں حادثاتی طور پر منظر عام پر آنے والی وڈیو میں موصوف فرمار ہے ہیں کہ ''لوگ مجھ سے یوسف کذاب کے حوالے سے سوال کرتے ہیں تو میں کہتا ہوں کہ میں یوسف کذاب کو نہیں جانتا، میں یوسف علی کو جانتا ہوں کیونکہ شریعت کے جو تقاضے ہیں وہ پورے نہیں ہوئے۔ وہ ایک اسکالر تھا۔ میں اس کو 1992ء سے جانتا ہوں۔ وہ مفتی عبدالرحمٰن اشرفی کا اور مولانا عبدالستار خان نیازی کا گہرا دوست تھا۔ فیڈرل شریعت کورٹ کے مفتی غلام سرور قادری آخری وقت تک اس کو بچاتے رہے۔ ابتدا میں اس کی اٹھان اچھی تھی بعد میں وہ پیسوں کے معاملے میں ملوث رہا۔ عبدالرحمٰن اشرفی اس کے ساتھ ڈنر کرتے تھے اور حج پر ساتھ گئے۔ یہ کلیئر کٹ، MATTER WISE، نبوت کا بلیک اینڈ وائٹ کیس تو نہیں ہے بلکہ قانون توہین رسالت کا غلط استعمال ہے۔ یہ پیسوں کا معاملہ تھا۔ یہ شریعت کے غلط استعمال کا کیس ہے، غلط الزام ہے، بہتان ہے، قذف ہے۔ اگر ان الزام لگانے والوں میں ذرا بھی شرم ہو یہ میرے پاس آ کر بات کریں، یہ جھوٹے لوگ ہیں۔ یہ دہشت گرد ہیں، ان کے پیچھے تحریک طالبان ہے، ملا عمر ہے، اور اللہ کے فضل و کرم سے مجھ کو ان کے ایمان کے سرٹیفکیٹ کی ضرورت نہیں۔ اگر شرعی عدالت ہوتی تو ان کو بہت کوڑے پڑتے''۔
اب ہم بات کریں گے کہ ''گے'' یعنی مستقبل کی۔ اسی وڈیو میں جناب زید حامد صاحب ایک مخصوص مسکراہٹ کے ساتھ یوسف کذاب کو اسکالر بتانے کے بعد عزم کا اظہار کرتے ہیں کہ ''اسی لئے ہم خلافت راشدہ کے سسٹم کی بات کر رہے ہیں تاکہ ہم بہت سے لوگوں کے ''حساب'' پورے کریں۔ انتظار کر رہے ہیں شریعت کورٹس کا، چاہے وہ حکمراں ہوں، یا دو ٹکے کے مولوی ہوں، چاہے وہ دہشت گرد ہوں یا وہ جو پاکستان کی آئیڈیالوجی کو تسلیم نہیں کرتے، جو امت رسولؐ کے غدار ہیں ہم ان کو دیکھ لیں گے''۔
اس طرح یہ بات تو ثابت ہوگئی کہ آپ کا تعلق ''تھا'' آپ کا تعلق ''ہے'' اور آپ کی اصل تحریک ان علما کیخلاف ہے جنہوں نے یوسف کذاب یا اس کی مخالفت کی۔ زید حامد صاحب 50 منٹ کی وڈیو میں مسلسل کیوں یوسف علی کے کیس کا دفاع کر رہے ہیں؟ سیشن کورٹ کے فیصلے کو انصاف کا خون قرار دے کر کہہ رہے ہیں ''انصاف تو ہے ہی نہیں'' آپ کو دکھ ہے کہ اس اسلامی شرعی مسئلے کو شرعی کورٹ میں نہیں لایا گیا۔ اگر آپ کا کوئی تعلق نہیں تو آپ اس وقت کی تمام کٹنگ اور آپ کے مطابق فتووں کا پلندہ سفید لفافے میں رکھے کیوں پھر رہے ہیں؟ آپ گواہوں کی گواہی پر بھی یقین نہیں کر رہے اور اس کیس سے آپ کا تعلق نہیں تھا تو آپ کو اس قدر معلومات کیسی ہیں؟

اپنی وڈیو میں جناب زید حامد صاحب نے چار افراد کے نام لئے، ایک مولانا عبدالستار خان نیازی کا جنہوں نے زید حامد کے بقول آخر وقت تک یوسف علی کو بچانے کی کوشش کی جبکہ حقیقت یہ تھی کہ مولانا نے خود بتایا کہ رات کو دو نوجوان جس میں ایک زید زمان تھا میرے پاس آئے اور مجھ کو اس کی کتاب مرد کامل دکھائی، جس میں کوئی قابل اعتراض بات نہیں تھی، جس پر میں نے اس کو معصوم کہا، مگر صبح جب دوسرے روز مجھ پر اس کی حقیقت کھلی، کیس کے گواہوں سے ملاقات کروائی گئی تو آپ نے اخباری بیان دیا کہ ''میرا موٴقف وہی ہے جو پوری امت مسلمہ کا ہے''۔ دوسرا نام موصوف نے ڈاکٹر اسرار کا لیا تو تنظیم اسلامی کے 17 مارچ کے پریس ریلیز کے مطابق ''زید حامد کا یہ دعویٰ کرنا کہ ہم نے یوسف کذاب کے حوالے سے اس کی وضاحت قبول کرلی ہے نیز یہ تاثر دینا کہ محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب اور تنظیم اسلامی کا ان کو تعاون حاصل ہے، صحیح نہیں ہے''۔ تیسرا نام جامعہ اشرفیہ لاہور کے مولانا مفتی عبدالرحمٰن اشرفی کا لیا کہ وہ یوسف کذاب کے ساتھ حج کرنے گئے تھے اور کیس کے دوران اس کے ساتھ ڈنر کرتے رہے، تو مفتی صاحب نے دو روز قبل اپنے لیٹر ہیڈ پر پریس ریلیز جاری کی جس کا صرف ایک جملہ ہم یہاں تحریر کررہے ہیں کہ ''یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے یوسف علی کے ساتھ حج کیا اور اس سے میری دوستی رہی ہے اور میرا زید حامد سے کوئی تعلق ہے، میں نے اس سلسلے میں نہ کوئی اخباری بیان دیا اور نہ ختم نبوت کی سرزنش کی، میرا موٴقف بھی یوسف علی کے بارے میں وہی ہے جو دیگر علماء ارباب فتویٰ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ہے۔ مجھ سے جو باتیں منسوب کی گئیں سراسر جھوٹ اور خلاف حقیقت ہیں''۔ چوتھا نام انہوں نے جامعہ رضویہ لاہور کے مولانا مفتی غلام سرور قادری کا لیا کہ مولانا آخری وقت تک ڈٹے رہے۔ یو ٹیوب پر جاری ان کے ایک انٹرویو میں انہوں نے یوسف کذاب سے تعلق کی نفی کی ہے بلکہ کہا ہے کہ ''زید حامد جیسے فرد کو اسٹیج سے جوتے مار کر اتار دینا چاہئے''۔

کوئی بتلائے کہ ہم بتلائیں کیا

زید زمان حامد نے اپنی وڈیو میں خدشہ ظاہر کیا کہ یہ ایشو دیوبندی بریلوی مسئلہ پیدا کرسکتا ہے۔ موصوف 18 مارچ کو کراچی پہنچتے ہیں اور اہلسنت والجماعت کی عظیم درسگاہ جامعہ نعیمیہ کے مفتی منیب الرحمٰن سے ملاقات کی کوشش کی، لیکن مولانا نے ملاقات کرنے سے انکار کردیا۔ پھر زید حامد صاحب نے فون کال کی مگر حضرت مولانا مفتی منیب الرحمٰن نے بغیر تحقیق کے کوئی بات کہنے سے معذرت کرلی۔ پھر بعد ازاں انہوں نے ختم نبوت کے دفتر فون کرکے اس مسئلے پر یکجہتی کا اظہار کیا۔ حقیقت یہی ہے کہ اس مسئلے پر یعنی یوسف کذاب کے حوالے سے شیعہ سنی، دیوبندی بریلوی، اہل حدیث، مقلد غیر مقلد میں کوئی اختلاف نہیں اور انجام پر یکسو ہیں۔

قارئین! آپ کو ایک دلچسپ لطیفہ بھی بتاتے چلیں کہ جب دل میں چور ہوتا ہے تو انسان کیا کر گزرتا ہے۔ ان سے جب

بھی کسی محفل میں یوسف کذاب سے تعلق کا سوال پوچھا جاتا ہے تو موصوف بات کو خوب صورت لچھے دار الفاظ کے ساتھ ایک مختلف سمت لے جاتے ہیں۔ مثلاً بہتان لگانا سخت گناہ ہے، کسی مسلمان کو کافر کہنا بغیر تحقیق کے نہایت بڑا گناہ ہے۔ علامہ اقبال اور قائداعظم کو بھی کافر کہا گیا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اس کا ایک دلچسپ جواب حضرت شہید سعید احمد جلال پوری نے ان الفاظ میں دیا۔ ''میرے بھائی! میں نے اپنے رسالہ ''راہبر کے روپ میں راہزن'' میں کہیں نہیں لکھا کہ زید حامد کافر ہے یا اس کے عقائد و نظریات کافرانہ ہیں، ہاں میں نے البتہ یہ ضرور لکھا تھا کہ زید حامد مدعیت نبوت ابوالحسین یوسف علی کاذب کا خلیفہ ہے اور یوسف علی نے، اس کو اپنا صحابی ہونے کی بشارت و اعزاز سے نوازا تھا''۔ یعنی

وہ بات جس کا سارے فسانے میں ذکر ہی نہ تھا

وہ بات ان کو بہت ناگوار گزری ہے

ان کو جب کافر کہا ہی نہیں جا رہا تو وہ ہر جگہ یہ شور کیوں مچا رہے ہیں کہ ان کو کافر کہا جا رہا ہے۔ اس بات سے بڑی کوئی جھوٹی بات ہی نہیں ہو سکتی کہ موصوف کا کوئی بھی تعلق یوسف کذاب سے نہیں رہا اور آج بھی علی الاعلان اس کو جھوٹا اور کاذب کہنے کو تیار نہیں کیونکہ اس کو وہ ایک اسکالر اور صوفی سمجھتے ہیں جبکہ وہ ایسا صوفی تھا جو پیسوں کے معاملے میں خود بقول زید زمان کے پاک نہیں تھا اور دلچسپ بات یہ کہ اس پورے کیس میں پیسوں کے لین دین کے لحاظ سے کوئی بات نہیں کی گئی اور نہ ہی اس پر زنا کا کوئی الزام لگایا گیا جس کو زید حامد صاحب بتاتے ہیں جبکہ سارے کا سارا معاملہ و مسئلہ ختم نبوت کے علاوہ کچھ اور نہ تھا۔

آج یوسف کذاب کے کیس کو جان بوجھ کر متنازعہ بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے اور علم دین سے دور مگر دنیاوی علم سے مزین اس نئی نسل کو ایک ساتھ علما اور سیاست دانوں سے بدظن کیا جا رہا ہے۔ دوسری طرف اسی طرح کے خدشات اور کنفیوژن پیدا کر کے ''قانون توہین رسالت'' پر حملہ کرنے کی سازش کی جا رہی ہے۔ تیسری طرف ایک ماڈریٹ، لبرل، صوفی اسلام کی بات کی جا رہی ہے۔

زید حامد صاحب کی یہ بات بھی جھوٹ اور کذب کے علاوہ کچھ اور نہیں کہ یہ پیسوں کے لین دین کا معاملہ تھا۔ یوسف کذاب نے عدالت میں ایک دستاویز پیش کی، جس کو سند ڈی 1 کے طور پر پیش کیا گیا۔ اس انگریزی دستاویز میں یوسف نے دعویٰ کیا کہ یہ وہ سرٹیفکیٹ ہے جو نبی کریمؐ نے اس کو براہِ راست بھیجا ہے، جس کی رو سے اس کو خلیفہ اعظم قرار دیا گیا ہے۔ استغاثہ کے وکیل جناب اسماعیل قریشی کی جرح پر یوسف نے کہا کہ تمام انبیائے کرام کو خلفا، زمین پر اللہ کے نائب مقرر کیا گیا تھا اور رسول اللہ خلیفہ اعظم، نائبین کے سربراہ اعلیٰ ہیں لہٰذا اس سرٹیفکیٹ کی رو سے وہ خلیفہ اعظم ہے۔ ایک سوال کے جواب میں خلیفہ اعظم کا یہ سرٹیفکیٹ اس کو کراچی کے بزرگ عبداللہ شاہ غازی کی وساطت سے ان

کے لیٹر ہیڈ پر کمپیوٹر کے ذریعے بھیجا گیا تھا جن کا انتقال 300 سال قبل ہو چکا ہے۔ اس دستاویز میں اس کو خلیفہ اعظم حضرت امام الشیخ ابومحمد یوسف کے طور پر مخاطب کیا گیا تھا اور اس میں اسے کو علم کا محور اور عقل و دانش میں حرف آخر قرار دیا تھا۔

زید حامد کے اس نام نہاد عظیم اسکالر کے اسکول سرٹیفکیٹ اور سروس ریکارڈ کے مطابق اس کا نام یوسف علی تھا اور اپنے مذموم مقاصد کے پیش نظر اس میں ''محمد'' کا اضافہ کر دیا گیا۔ اس نام کے اضافے سے وہ پہلے لوگوں کو کہتا کہ وہ محمد کا دیدار کروائے گا پھر پیسے خطیر تعداد میں لینے کے بعد ایک بند کمرے میں اپنے آپ کو (نعوذ باللہ) نبی کریم کہہ کر پیش کرتا، شاید اس کو ہپناٹائز کرنے کی صلاحیت آتی ہو۔ وہ کہتا تھا کہ ''اللہ نے اپنا نور محمدؐ میں اتارا اور محمدؐ کے وسیلے سے محمد میں وہی نور آ گیا۔ (استغفراللہ)

زید زمان حامد کے اس دعوے کے بھی برعکس کہ سارا مقصد اخباری رپورٹوں کی بنیاد پر قائم کیا گیا اور چلایا گیا اور قذف کے تحت چار گواہ پیش نہیں کئے گئے، سراسر جھوٹ اور فراڈ کے علاوہ کچھ اور نہیں۔ استغاثہ نے عدالت میں 14 گواہ پیش کئے۔ کم از کم پانچ کے نام میں جانتا ہوں اور ان میں سے دو سے میں مل چکا ہوں۔ ان کے نام ہیں۔ ڈاکٹر محمد اسلم، محمد اکرم رانا، محمد علی ابوبکر، لاہور سے حافظ محمد ممتاز اور میاں محمد اویس ان۔ افراد نے مجرم کی جانب سے نبوت کے جھوٹے دعوے کی براہِ راست عینی شہادتیں دیں۔

زید زمان حامد الفاظ کے الٹ پھیر کے ذریعے لوگوں کو مزید دھوکہ نہیں دے سکتے۔ آپ اپنے پریس ریلیز میں لکھتے ہیں کہ ''اس میں چنداں شک نہیں کہ مجھے سی آئی اے، را اور ہنود و یہود کیخلاف بولنے پر نشانہ بنایا جارہا ہے'' جناب زید حامد! حقیقت یہ ہے کہ آپ کو صرف اور صرف یوسف کذاب کے ساتھ تعلق کی بنیاد پر تنقید کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔ بصورت دیگر ہم نے کئی بار عرض کیا کہ آپ کی باتوں سے اختلاف نہیں مگر آپ کا ''جن'' سے تعلق ''تھا'' اور ''ہے'' اس سے اختلاف ہے۔

آپ لکھتے ہیں کہ ''اسلام دشمنوں کو یہ بھی قابل قبول نہیں کہ یہ فقیر قرآن وسنت کے عظیم نظریے، خلافت راشدہ بطور سیاسی، معاشی، عدالتی ماڈل، عشق رسول زندگی کا مقصد اور مدینہ ثانی پاکستان کو مقدس قرار دے''۔ قارئین! ذرا اس فقیر کا ماضی جس کا یہ ذکر کرتے ہیں ذرا دیکھ لیں۔ جہاد افغانستان کے آخری زمانے میں زید حامد صرف احمد شاہ مسعود کے ساتھ وابستہ تھے۔ جو دراصل شمالی اتحاد کے نام پر طالبان اور پاکستان کے خلاف سرگرم رہے۔ پاکستان نواز حزب اسلامی سے آپ کا تعلق تو کب کا ٹوٹ چکا تھا۔ اپنی ویب سائٹ پر کہیں آپ مجاہدین کے ساتھ اپنی تصویریں دکھاتے ہیں، تو کہیں جدید ہتھیار چلاتے ہوئے دکھائے جاتے ہیں، کہیں آپ احرام باندھے، تقویٰ اور ایمان کی بلندی پر ہوتے

ہیں اور کسی تصویر میں پاکستان کا پرچم اور نقشہ لئے جو پس منظر میں ہے آپ آسمان کی رفعتوں کو دیکھ رہے ہیں۔ یعنی شخصیت پرستی کی تشہیر، سالاری۔ تقویٰ اور حب الوطنی کا رنگ وہ بھی غلط دکھانا۔ دراصل قوم کو دھوکا دینا ہے۔

اور زید صاحب! کیا ہم کو اسلام، خلافت راشدہ، اقبال کا فلسفہ خودی، عشق رسولؐ، پاکستان کے قیام کا مقصد، فیشن ڈیزائنر ماریہ بی، علی عظمت، فریحہ جمشید، ماڈل فائزہ انصاری یا شہزاد رائے بتائیں گے جو آپ کے دست و بازو بن کر سامنے اکٹھے ہیں۔ کیا حدود آرڈی نینس کیخلاف پیش پیش رہنے والے چینل بتائیں گے یا وہ لڑکے لڑکیاں بتائیں گے جو ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے کھڑے ہیں؟ جن کو آپ نے کہا ہے کہ ''کلچر خراب نہیں ہونا چاہئے اور لباس میں عریانیت نہیں ہونی چاہئے اور انسان اندر کا اچھا ہونا چاہئے، اگر آپ نے برقع اوڑھا ہے یا داڑھی رکھی ہے اور اندر خراب ہے تو سب کچھ خراب ہے''۔ حضور! یہ کون سا عشق رسولؐ ہے۔ اسلام، پاکستان، اقبال، قائداعظم کی گردان سے کچھ نہیں ہوتا۔ خلافت راشدہ کا مطلب بھی سمجھتے ہیں آپ؟ آپ کا تو مسئلہ یہ ہے کہ ایک جھوٹ کے پیچھے 100 جھوٹ بولنے پڑ رہے ہیں، آپ کے اوپر سے پیاز کے چھلکوں کی طرح پرت در پرت حقیقت نکل رہی ہے۔ الفاظ کے الٹ پھیر کا اب معاملہ ہی نہیں رہا۔ یہ آپ کا ماڈریٹ، لبرل اسلام ہم کو قبول نہیں۔

ایک اور دلچسپ بات۔ موصوف سر پر ہمیشہ لال یا مہرون ٹوپی پہنتے ہیں۔ حلقہ یوسف کے لاہور سے ایک سابق رکن اعتزاز صاحب کے مطابق، اس وقت وہ خود بہ نفس نفیس موجود تھے جب یوسف کذاب نے اس رنگ کی ٹوپی یہ کہہ کر عطا کی کہ تم اس فوج کے سالار ہوگے جو غزوہ ہند لڑ رہی ہوگی۔ موصوف آج تک اس کو اسی عقیدت سے پہنتے ہیں۔ دروغ بر گردن راوی۔

جناب زید حامد! پہلے تو ہم آپ سے کہتے تھے کہ آپ صرف یوسف کو کاذب اور ملعون ہی کہہ دیں ہم آپ کا ساتھ دیں گے مگر آپ نے تو اس طرح شو کیا کہ جیسے کوئی تعلق ہی نہ ہو، پھر اب تو اختلاف آپ کے کذب اور لبرل ماڈریٹ اسلام سے بھی ہے۔ اسلام کی کوئی نئی تعریف اور تشریح وہ بھی کاذبوں کے پیروکاروں، فیشن ڈیزائنروں اور گلوکاروں سے تسلیم نہیں۔ آپ کے حوالے سے ہم یہی کہیں گے۔

ہیں کواکب کچھ، نظر آتے ہیں کچھ
دیتے ہیں دھوکہ یہ بازی گر کھلا

☆☆☆☆☆